ગુજરાત રાજ્યના શિક્ષણવિભાગના પત્ર-ક્રમાંક
મશબ/ 1215/12-22 / છ, તા. 1-3-2016 - થી મંજૂર

نفسیات

جماعت 11

મનોવિજ્ઞાન (ઉર્દૂ) - ધોરણ 11

عہد نامہ

بھارت میرا وطن ہے۔
تمام بھارتی میرے بھائی بہن ہیں۔
میں اپنے وطن سے محبت کرتا ہوں اور اس کے شاندار بوقلموں ورثے پر فخر کرتا ہوں۔
میں ہمیشہ اس کے شایان شان بننے کی کوشش کرتا رہوں گا۔
میں اپنے والدین، اساتذہ اور بزرگوں کی تعظیم کروں گا
اور ہر شخص کے ساتھ ادب سے پیش آؤں گا۔
میں اپنے وطن اور اہلِ وطن کو اپنی عقیدت پیش کرتا ہوں۔
ان کی فلاح و بہبودی میں ہی میری خوشی ہے۔

રાજ્ય સરકારની વિનામૂલ્યે યોજના હેઠળનું પુસ્તક

گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل
'ودیاین'، سیکٹر-10-A، گاندھی نگر-382010

© گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل، گاندھی نگر

اِس کتاب کے جملہ حقوق بحق گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل محفوظ ہیں۔ درسی کتاب کے کسی بھی حصے کو کسی بھی صورت میں گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر شائع نہیں کیا جاسکتا۔

مشیر مضمون

پروفیسر سی. بی. دَوے

تصنیف-تالیف

ڈاکٹر دِنیش پنچال (کنوینر)

ڈاکٹر اَچنتا یاگنِیک

ڈاکٹر تُرؤشا دیسائی

ڈاکٹر بی. ڈی. ڈھیلا

ڈاکٹر رُدریش وِیاس

ڈاکٹر سمیتا دَوے

شری تُلسی مکوانا

ڈاکٹر جگنیش پرشرانی

ترجمہ

ڈاکٹر خیر النّساء ایم. پٹھان

محترمہ شریف النساء قاضی

جناب عبدالرشید اے. شیخ

ترجمہ پرنظرِ ثانی

جناب غلام فرید آئی. شیخ

جناب این. ایم. پٹھان

ترتیب

شری ہرین پی. شاہ

(منڈل کے نائب دائریکٹر، اکیڈمک)

اشاعت وطباعت ترتیب

شری ہریش ایس لمباچیا

(منڈل کے نائب ڈائریکٹر- پروڈکشن)

پیش لفظ

قومی نصابات کے تحت گجرات سیکنڈری اور ہائر سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے نئے نصابات تیار کیے ہیں۔ یہ نصابات گجرات سرکار کے ذریعے منظور کیے گئے ہیں۔

گجرات سرکار کے ذریعے منظور کردہ **جماعت 11 نفسیات مضمون** کے نئے نصاب کے مطابق تیار کردہ درسی کتاب کوطلبہ کے سامنے پیش کرتے ہوئے منڈل مسرت محسوس کرتا ہے۔

اس درسی کتاب کو شائع کرنے سے قبل اس کے مسودے کی اس سطح پر تعلیمی کارگزاری انجام دینے والے مدرسین اور ماہرین کے ذریعے کُلّی طور پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ مدرسین اور ماہرین کی ہدایات ومشوروں کے مطابق مسودے میں مناسب ترمیمات واضافے کرنے کے بعد یہ درسی کتاب شائع کی گئی ہے۔

زیرِ نظر درسی کتاب کو دلچسپ، کارآمد اور خامیوں سے پاک بنانے کے لیے پورا پورا خیال رکھا گیا ہے، تاہم تعلیم میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے ذریعے حاصل ہونے والے اس درسی کتاب کی صفات میں اضافہ کرنے والے مفید مشورے ہمیشہ قابلِ قبول ہوں گے۔

پی۔ بھارتی (IAS)
ڈائریکٹر
تاریخ : 21-11-2019

پاٹھیہ پُستک منڈل
گاندھی نگر

طباعت- 2016 طباعت نو- 2020

ناشر : گجرات راجیہ شالا پاٹھیہ پستک منڈل- 'وِدیاین'، سیکٹر 10-A، گاندھی نگر کی جانب سے۔ پی۔ بھارتی (IAS)، ڈائریکٹر۔

طابع :

بنیادی فرائض

بھارت کے ہر شہری کا فرض ہوگا کہ وہ :

(الف) آئین پر کاربند رہے۔ اور اس کے نصب العین اور اداروں، قومی پرچم اور قومی ترانے کا احترام کرے؛

(ب) ان اعلیٰ مقاصد کو عزیز رکھے اور ان کی تقلید کرے جو آزادی کی تحریک میں قوم کی رہنمائی کرتے رہے ہیں؛

(ج) بھارت کے اقتدار اعلا، اتحاد اور سالمیت کو مستحکم بنیادوں پر استوار کر کے اُن کا تحفظ کرے؛

(د) ملک کی حفاظت کرے اور جب ضرورت پڑے قومی خدمت انجام دے؛

(ہ) مذہبی، لِسانی اور علاقائی وطبقاتی تفرقات سے قطع نظر بھارت کے عوام النّاس کے مابین یک جہتی اور عام بھائی چارے کے جذبے کو فروغ دے نیز ایسی حرکات سے باز رہے جن سے خواتین کے وقار کو ٹھیس پہنچتی ہو؛

(و) ملک کی مِلی جُلی ثقافت کی قدر کرے اور اُسے برقرار رکھے؛

(ز) قدرتی ماحول کو جس میں جنگلات، جھیلیں، دریا اور جنگلی جانور شامل ہیں محفوظ رکھے۔ اور بہتر بنائے اور جانوروں کی جانب محبت وشفقت کا جذبہ رکھے؛

(ح) دانشورانہ رویّے سے کام لے کر انسان دوستی اور تحقیقی واصلاحی شعور کو فروغ دے؛

(ط) قومی ملکیت کا تحفظ کرے اور تشدّد سے گریز کرے؛

(ی) تمام انفرادی اور اجتماعی شعبوں کی بہتر کارکردگی کے لیے کوشاں رہے تاکہ قوم متواتر ترقی وکامیابی کی منازل طے کرنے میں سرگرم عمل رہے۔

(ڈ) والدین یا سرپرست اپنے 6 سے 14 سال تک کی عمر کے بچّوں کو لازماً تعلیم کا موقع فراہم کریں۔

---

* بھارت کا آئین : دفعہ 51-الف

فہرست

.1	نفسیات ایک سائنس	1
.2	نفسیات کے مطالعے کے طریقے	15
.3	انسانی نشو ونما	27
.4	کردار کے حیاتیاتی انحصار	39
.5	وقوفی اعمال	49
.6	یادداشت اور فراموشی	65
.7	لِسان اور ترسیل	75
.8	شخصیت	86
.9	تحریک اور ہیجان	101
.10	شعور کی تغیّر شدہ حالتیں	111

●

1 نفسیات ایک سائنس

نفسیات کو اپنے آپ کو ایک مضمون اور ایک سائنس کے طور پر منوا لینے میں 135 برس گزر گئے ہیں۔کسی فرد کی زندگی کی بہ نسبت یہ وقت بہت زیادہ کہا جاسکتا ہے لیکن کسی مضمون کے لحاظ سے یہ عرصہ بہت زیادہ نہیں ہے۔ایک طرح سے کہیں تو نفسیات اپنی شیرخوارگی اور بچپن کو چھوڑ کر اپنے عنفوانِ شباب میں داخل ہو چکا ہے۔نوجوانی کی طرح ہی وہ تیزی سے نمو پانے والا سائنس ہے۔اکیسویں صدی حیاتیات کے ساتھ ساتھ نفسیات کی صدی بھی کہلائے گی۔ دورِ جدید میں دنیا اور انسانی برادری دہشت گردی، جنگ، تعصّبات، زبان، قوم اور صوبوں جیسے مسئلوں سے نبرد آزما ہیں اور کافی نقصان اٹھا چکے ہیں۔ان مسئلوں کے حل میں نفسیات کافی اہم کردار ادا کرسکتا ہے ایسے امکانات دکھائی دے رہے ہیں۔

بیسوی صدی کی شروعات میں ہونے والے صنعتی انقلاب کی وجہ سے لوگ شہروں کی جانب منتقل ہونے لگے۔پچھلے چند برسوں میں لبرلائزیشن، نج کاری، گلوبلائزیشن کے نتیجے میں شخصی سطح پر ذہنی دباؤ، فکر، جدوجہد، افسردگی، اختلافات اور تنازعات کا تناسب بڑھ گیا ہے۔جدید عہد میں فرد گروہ میں ہونے کے باوجود اسے تنہائی کا احساس رہتا ہے۔اس کے پاس امارت ہونے کے باوجود اسے راحت نصیب نہیں ہوتی۔ان حالات میں فرد کے کردار کو سمجھ کر اس کی داخلی باتوں کی شناخت کر کے اسے موزوں سمت میں لے جا کر سکون اور امارت کی طرف لے جاسکے ایسے سائنسی علم کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔اس جدید دور میں نفسیات کے علم کے ذریعہ اس کی تکمیل کے امکانات دکھائی دے رہے ہیں۔نفسیات انسانی برادری کو شخصی اور کائناتی امن کی جانب لے جانے میں اہم کردار ادا کرنے کو تیار ہے۔آیئے ! نفسیات کیا ہے اسے جاننے کی کوشش کریں۔

نفسیات کے معنی، تعریف اور ہیئت (Meaning, Definition and Nature of Psychology)

اصل لیٹن لفظ Psyche (سائکی) اور Logos (لوگوس) ان دولفظوں کو جوڑنے سے Psychology لفظ بنا ہے۔اس میں سے لفظ Psyche کا مطلب روح یا ذہن اور لفظ Logos کا مطلب سائنس ہوتا ہے۔شروعات میں لفظ کے معنی کے لحاظ سے نفسیات کی پہچان ''روح کا سائنس'' کے طور پر ہونے لگی، لیکن بطور سائنس نام پانے کے سفر میں پہلے روح بعد میں نفس اور آخر میں شعور کو بھی چھوڑنا پڑا۔آج نفسیات کردار کا سائنس بن چکا ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ فرد جاگ رہا ہو یا سو رہا ہو، کام کر رہا ہو یا سکون سے بیٹھا ہو، سمندر کی تہہ میں ہو یا خلا میں ہو ہر حالت میں ہم اسے بظاہر دیکھ سکیں یا نہ دیکھ سکیں ایسا کچھ کر رہا ہوتا ہے یہ اس کا ظاہری یا باطنی کردار ہے۔علم نفسیات، فرد کے ایسے ظاہری، باطنی، جسمانی، ذہنی کردار کا مطالعہ کرنے والا سائنس ہے۔

نفسیات کی تعریف اور توضیح (Definition and Explanation of Psychology)

دورِ حاضر میں نفسیات کی پرانی کئی تعریفات کے بعد نفسیات کی الگ الگ تعریفات درج ذیل ہیں :

(1) ''نفسیات انسانوں اور حیوانات کے کردار کا سائنس ہے۔'' - **سی۔ٹی۔ مارگن**

(2) ''نفسیات انسان کے تمام ذہنی اور جسمانی اعمال کا مطالعہ کرنے والا سائنس ہے۔'' - **ہل گارڈ، ایٹکنس**

(3) ''نفسیات ماحول کے حوالے سے انسان اور دیگر حیوانات کے ذریعہ اظہار کیے جانے والے کردار کا مطالعہ کرنے والا سائنس ہے۔'' - **ایچ۔ای۔ گیریٹ**

مندرجۂ بالا تعریفات کی بناء پر نفسیات کی بالعموم تعریف اس طرح ہے :

(4) ''نفسیات مختلف حوالہ جات کے مطابق ذہنی اعمال، تجربات اور کردار کا مطالعہ کرنے والا سائنس ہے۔''

(Psychology is a science which studies mental processes experiences and behavior in different contexts.)

بالعموم تعریف میں شامل کیے گئے چار نکات ذہنی اعمال، تجربات، کردار اور سائنس کو سمجھنے کی کوشش کریں۔

(A) **ذہنی اعمال یعنی کیا؟** (What is mental process?) : ذہنی اعمال تجربہ حاصل کرنے والے فرد کے تجربہ کی داخلی بابت ہوتے ہیں۔ انہیں ہم شعوری حالت، بیدار حالت یا ذہنی افعال کی حیثیت سے شناخت کر سکتے ہیں۔ ہم جب کسی نکتہ کے بارے میں سوچ رہے ہوتے ہیں یا کسی مسئلے کا حل نکالنے کی کوشش کر رہے ہوتے ہیں تب ہمارے دماغ میں بہت سے افعال چل رہے ہوتے ہیں جنہیں مختلف طریقوں سے درج کیا جاسکتا ہے۔

دماغ کے یہ افعال یا حرکات اور ذہنی افعال ایک ہیں ایسا ہم نہیں کہہ سکتے۔ تاہم یہ دونوں ایک دوسرے پر انحصار رکھتے ہیں، باہم منحصر ہیں۔ ذہنی اعمال اور اعصابی اعمال بالعموم ایک دوسرے پر اثر کرتے ہیں لیکن دونوں یکساں نہیں ہوتے۔

نفس کا جسم میں کوئی خاص مقام، ہیئت یا صورت نہیں ہوتی۔ نفس ہمارے ماحول کے ساتھ کے تجربات اور داخلی افعال سے پیدا ہونے والے افعال کا نتیجہ ہے۔ دماغی افعال ذہنی افعال کو سمجھنے کے لیے اہم نکتے فراہم کرتے ہیں لیکن ہمارے تجربات اور ذہنی افعال کے جانب کی بیداری اعصابی یا دماغی افعال سے زیادہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ ہم سو جاتے ہیں تب بھی بہت سے افعال جاری رہتے ہیں۔ جب ہم خواب دیکھ رہے ہوتے ہیں تب بھی بہت سی معطیات ہمارے نفس کے دروازے پر آتی رہتی ہیں۔

(B) **تجربہ کیا ہے؟** (What is Experience?) : تعریف کا دوسرا لفظ ہے تجربہ۔ نفسیات داں لوگوں کے تجربات کا بھی مطالعہ کرتے ہیں۔ تجربات شخصی معاملات ہوتے ہیں۔ تجربہ حاصل کرنے والا کوئی شخص جب تک اسے بیان نہیں کرتا ہم اس تجربہ کے متعلق براہِ راست نہیں جان پاتے۔ مثلاً ابھی استاد آپ کو پڑھا رہے ہیں، تمام طلبہ کا اس سے متعلق تجربہ مختلف ہوسکتا ہے۔ جب تک کوئی طالب علم اس ضمن میں کوئی بات نہیں کرے گا تب تک دوسرے طلبہ اسے جان یا سمجھ نہیں پائیں گے۔ تجربہ ہماری بیداری اور شعور کے ساتھ وابستہ ہے۔

(C) **کردار کیا ہے؟** (What is Behaviour?) : ہم افعال میں مشغول ہوتے ہیں یا ردِّعمل کرتے ہیں یہ ہمارا کردار ہے۔ یہ کردار سادہ سے پیچیدہ درجہ کا ہوتا ہے۔ نفسیات میں مہیج اور ردعمل کو جوڑ کر کردار کی شناخت ہوتی ہے۔

مثلاً، استاد جب کلاس میں داخل ہوتے ہیں، طلبہ باتیں کر رہے ہوتے ہیں، استاد کے آتے ہی تمام طلبہ کھڑے ہوجاتے ہیں۔ یہاں استاد مہیج ہے اور طلبہ کا کھڑے ہوجانا ردِّعمل ہے۔

مہیج - ردِّعمل کے طور پر دکھائی دینے والا یہ کردار قلیل الوقت، طویل الوقت، داخلی یا خارجی، دیکھا جاسکے یا نہ دیکھا جاسکے ویسا ہوتا ہے۔ ہماری جسمانی حرکات - کردار کو دیکھا جاسکتا ہے، لیکن خیالات، دلیل، ذہنی کردار کو نہیں دیکھا جاسکتا۔ کردار کی دیگر اقسام میں ہمیں لفظی یا اشاراتی یعنی کہ جن میں الفاظ کا استعمال ہوتا ہے یا جسمانی حرکات کا استعمال ہوتا ہے، ان کا شمار کیا جاسکتا ہے۔

مختلف کردار کے اسباب کردار کی طرح ہی داخلی یا خارجی بھی ہوسکتے ہیں۔ اسی طرح مہیج کے سبب سے پیدا ہونے والا ردعمل بھی داخلی یا خارجی آنکھ سے دیکھا جاسکے یا نہ دیکھا جاسکے، اس طرح کا ہوسکتا ہے۔ انسان اور دیگر حیوانات کے ایسے ہر قسم کے کردار - نفسیات کے موضوع ہیں۔

(D) **سائنس کیا ہے؟** (What is Science?) : نفسیات سائنس ہے۔ سائنس یعنی خاص قسم کا علم یا علم کے حصول کے لیے مستعمل خاص طریقۂ کار کسی بھی مضمون کے مطالعہ میں خاص اور باقاعدہ طریقوں کا استعمال ہوتا ہو تب وہ سائنس بن جاتا ہے۔

سائنس کی خصوصیات اعادہ، تبدیلی، ضبط اور معروضیت ہے۔ نفسیات انسان اور حیوانات کے کردار کی تجربہ گاہ ہے اور فطری ماحول میں مطالعہ کے دوران سائنسی طریقۂ کار کا استعمال کر کے علم حاصل کرنا ہے، لہٰذا نفسیات سائنس ہے۔

ہم پہلے دیکھ چکے ہیں کہ فرد کے تجربات، کردار اور ذہنی اعمال کو اس کے علاوہ کوئی دوسرا صحیح طور پر نہیں جان سکتا۔ نفسیات فرد کے ان تین معاملات کے بارے میں بہتر اور باوثوق معطیات حاصل کرنے کے لیے سائنسی طریقۂ کار کو اپناتا ہے۔ ان تینوں معاملات کا معروضی اور معتبر تجزیہ حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اسے منظّم طور پر پرکھا جاسکے اس طرح سمجھنے کی اور بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

یوں نفسیات کی تعریف میں موجود ان چار الفاظ ذہنی اعمال، تجربات، کردار اور سائنس کو سمجھنے سے نفسیات کے بارے میں ابتدائی سمجھ حاصل کی جاسکتی ہے۔

نفسیات کی ہیئت (Nature of Psychology) : کسی بھی فرد کو سمجھنے کے لیے اس کے مزاج کو سمجھنا ضروری ہے۔ ہیئت یعنی کوئی بھی مضمون اپنے نفس مضمون کا مطالعہ کس طرح کرتا ہے؟ اس کے لیے کن طریقوں کا استعمال کرتا ہے؟ ان امور کو سمجھنا ضروری ہے۔

نفسیات کی ہیئت کو سمجھنے کے لیے اس کی خصوصیات کو سمجھنا ضروری ہے:

(1) نفسیات سائنس ہے۔ (2) نفسیات فطری سائنس ہے۔ (3) نفسیات سماجی سائنس ہے۔ (4) نفسیات کرداری سائنس ہے۔

(1) نفسیات سائنس ہے (Psychology is Science) : علمِ نفسیات کا مضمون کے طور پر مطالعہ انسانی کردار کو سمجھنے کی کوششوں جتنا ہی قدیم ہے، ایسا کہا جاسکتا ہے۔ لیکن نفسیات سائنس کے طور پر اب بھی عنفوان شباب کی حدود میں ہے۔ بہت سے نفسیات دانوں نے نفسیات کو سائنس کے طور پر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ 1879 میں جرمنی کے لیپزگ شہر میں ولہیم وُنٹ کے ذریعہ اس کے لیے ایک تجربہ گاہ کی بنیاد ڈالنے کے ساتھ ہی نفسیات کو سائنس کا درجہ حاصل ہوا۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں کہ کسی بھی مضمون کا مطالعہ کرنے کے لیے اس کے مخصوص طریقۂ کار کے استعمال کی وجہ سے وہ سائنس بن جاتا ہے۔ نفسیات محتاط معروضی طریقۂ کار کا استعمال کرنے والا سائنس ہے۔ نفسیات کا مضمون زندہ آدمی کا کردار ہے۔ لہٰذا وہ دیگر طبیعیات، کیمیا، حیاتیات جیسا سائنس نہیں ہے۔

دورِ حاضر میں طبیعیات، کیمیا، حیاتیات، جسمانی ساخت کا سائنس اور نفسیات کے درمیان علم کا تعلق بن چکا ہے۔ نفسیات ان تمام سائنسوں کے علم کا استعمال انسانی کردار کو زیادہ سائنسی طور پر سمجھنے کے لیے کر رہا ہے۔ سائنس کی نشو ونما کے اس دور میں ارتقا کی طرف گامزن نئے سائنس مثلاً نیورو سائنس، کمپیوٹر سائنس، معطیات اور ترسیلی سائنس کے ساتھ نفسیات تعلقات استوار کر رہا ہے۔ سائنس کی طور پر نفسیات ایک طرف تو طبیعیات اور حیاتیات کے طریقۂ کار کا استعمال کر رہا ہے وہیں دوسری جانب سماجی اور تہذیبی معاملات کے مطالعہ کے لیے ان کے طریقہ کار کا بھی استعمال کر رہا ہے۔

(2) نفسیات فطری سائنس ہے (Psychology is Natural Science) : نفسیات فطری سائنس ہے کیوں کہ اس کا موضوع فطرت کا ہی ایک عنصر ہے۔ نفسیات فرد اور حیوان کے کردار کا مطالعہ کرتا ہے جو نظام حیات کے فطری کردار کا ہی عنصر ہے۔ جس طرح دوسرے فطری سائنس فطری وقوعات یا معاملات کا مطالعہ کرتے ہیں اسی طرح نفسیات کردار کا مطالعہ کرتا ہے۔ دیگر فطری وقوعات کی طرح کردار کی بھی ابتدا اور انتہا ہوتی ہے۔

اس کے علاوہ نفسیات کردار کا مطالعہ کرنے کے لیے فطری سائنس کے مطالعہ کے طریقۂ کار کا استعمال کرتا ہے۔ اس وجہ سے بھی اسے فطری سائنس شمار کیا جاسکتا ہے۔ نفسیات فرد یا حیوان کے فطری کردار کا مطالعہ کرتا ہے اس وجہ سے بھی اس کی شناخت فطری سائنس کے طور پر ہی کی جاسکتی ہے۔

(3) نفسیات سماجی سائنس ہے (Psychology is Social Science) : نفسیات انسانی کردار کا مطالعہ سماجی-ثقافتی حوالوں سے بھی کرتا ہے لہٰذا وہ سماجی سائنس ہے۔ فرد سماجی - ثقافتی معاملات کا اثر ہی نہیں لیتا بلکہ ان پر اثر انداز بھی ہوتا ہے۔ فرد میں موجود سماجی پہلو سے متعلق ہونے کی وجہ سے نفسیات سماجی سائنس ہے۔

فرد کے ذریعہ سماج میں ادا ہونے والے کردار کو، اس کے پہلوؤں کے ذریعہ اسے سمجھنے کی اور اس کی بنیاد پر اصول یا قانون وضع کرنے کی کوششیں نفسیات کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ اس کے لیے وہ فرد کے ذاتی اور اجتماعی کردار کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ فرد کا کردار اس کے سماجی اور تہذیبی حوالوں سے بنتا ہے۔ مثلاً گجرات کے احمد آباد یا بڑودہ جیسے شہروں میں پرورش پا کر نوجوان ہونے والی لڑکی کے کردار اور بہار یا مدھیہ پردیش کے آدی باسی حلقوں میں پرورش پا کر نوجوان ہونے والی لڑکی کے کردار میں ہمیں، لباس، کھانے پینے اور مختلف معاملات کی مہارت وغیرہ میں اختلاف دکھائی دیتا ہے۔ اس کے لیے سماجی - ثقافتی ماحول ذمہ دار ہے۔ نفسیات ایسے سماجی - ثقافتی ماحول کی بنیاد پر انسانی کردار کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

(4) **نفسیات کرداری سائنس ہے** (Psychology is Behavioral Science) : جو سائنس انسان یا حیوان کے کردار کا مطالعہ کرتے ہیں ایسے سائنس کی کرداری سائنس کے طور پر شناخت ہوتی ہے۔ نفسیات کے علاوہ سماجیات، معاشیات، سیاسیات، بشریات وغیرہ سائنس فرد کے کردار کا مطالعہ کرتے ہیں۔ نفسیات بھی انسان اور حیوان کے کردار کا مطالعہ کرتا ہے، لہٰذا یہ بھی کرداری سائنس ہے۔

گو اب محض سائنس، سماجی سائنس اور فطری سائنس کے درمیان عنصراتی فرق نہیں رہے۔ تمام سائنسوں کے علم کا استعمال ایک دوسرے میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً طبیعیات کے علم کا استعمال نفسیات میں آدمی کی جسمانی ساخت کے اعضاء، آنکھ-کان وغیرہ کی دیکھنے کی اور سننے کی مہارت کے حوالے سے کرتا ہے۔ اسی طرح جسمانی ساخت کے علم کا استعمال طبیعیات اپنے اصولوں کے لیے کرتا ہے۔ سی.ٹی. مارگن کے لفظوں میں کہا جائے تو نفسیات ایسا کرداری سائنس ہے کہ جس میں طبیعیات جیسے فطری سائنس اور سماجیات اور بشریات جیسے سماجی سائنس کا امتزاج کیا جاتا ہے۔

نفسیات کے مقاصد (Aims of Psychology)

جس طرح فرد کی زندگی کا کوئی مقصد ہوتا ہے اسی طرح ہر مضمون کا بھی کوئی مقصد ہوتا ہے۔ نفسیات کے بھی کچھ مقاصد ہیں : (1) بیان (2) وضاحت (3) پیشین گوئی (4) انضباط۔

(1) **بیان** : نفسیات کا مقصد انسانی کردار کو بیان کرنا ہے۔ نفسیات کا مضمون انسانی کردار ہے۔ لہٰذا انسانی کردار کیسا ہے؟ جسمانی ہے، ذہنی ہے، داخلی ہے، خارجی ہے، دکھائی دے سکے ایسا ہے یا نہیں؟ اس کے نتیجے میں کیسی تبدیلیاں آسکتی ہیں وغیرہ معاملات کو بیان کرنا نفسیات کا مقصد ہے۔ کوئی بھی مضمون اپنے موضوع کو بیان کر کے ہی اس کے مطالعہ میں آگے بڑھ سکتا ہے۔ لہٰذا نفسیات کردار کو سمجھانے کے لیے سب سے پہلے اس کو بیان کرنے کا مقصد رکھتا ہے۔

(2) **وضاحت** : موضوع کے بیان کے بعد دوسرا مقصد وضاحت کا ہے۔ صراحت یعنی حادثہ، وقوعہ یا حالات کس طرح رونما ہوتے ہیں اس کے اسباب کی وضاحت۔

نفسیات انسانی کردار کے پس پردہ اسباب کو تلاش کر کے انسانی کردار کیسے بنتا ہے اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ یعنی وضاحت کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً کوئی فرد کسی خاص حالت میں ڈرتا ہے، نفسیات اس کے پس پردہ اسباب کو تلاش کر کے اس کی وضاحت کرتا ہے۔

(3) **پیشین گوئی** : پیشین گوئی یعنی کسی بھی سائنس میں ثابت شدہ اصولوں کی بنیاد پر کیا جانے والا قبل تخیل۔

سائنس اپنے موضوع کا مطالعہ، بیان یا وضاحت کر کے رک نہیں جاتا بلکہ اصولوں کے تحت پیشین گوئی کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ مثلاً موسمیات موسم کے بیان کو یا صراحت کر کے رک نہیں جاتا بلکہ موسم کیسا رہنے والا ہے؟ گرمی کا درجہ حرارت کتنا رہے گا؟ بارش ہوگی یا نہیں؟ وغیرہ پیشین گوئیاں بھی کرتا ہے۔ اسی طرح نفسیات کا مقصد بھی انسانی کردار کے متعلق اپنے اصولوں کے تحت پیشین گوئی کرنا ہوتا ہے۔ مثلاً نفسیات میں بچوں کی پرورش کے سلسلے میں دیے گئے طریقۂ کار میں سے کس طریقۂ کار کو والدین اپنائیں گے تو بچہ کی شخصیت کیسی ہوگی اس سے متعلق اصول موجود ہیں۔ ان اصولوں کی

بنیاد پر کوئی والدین بچوں کی پرورش خوب سخت ڈسپلین والے ماحول میں کریں گے تو بچہ ڈرپوک بن جائے گا ایسی پیشین گوئی کی جاسکتی ہے۔ اسی طرح تعلیم، تحریک، جذبہ وغیرہ سے متعلق اصولوں کی بنیاد پر انسانی کردار کی پیشین گوئی کرنے کا مقصد بھی نفسیات کے پیش نظر ہے۔

(4) **انضباط** : ''انضباط یعنی وضع کردہ اصولوں کی بنیاد پر انسان کی مصیبتوں، فکر، اختلاف وغیرہ کو حل کرنے کے لیے کی جانے والی کوششوں کو ملنے والی کامیابی''، دوسرے الفاظ میں کہیں تو ''نقصان دہ یا تکلیف دینے والے حالات سے بچنے کے لیے کی جانے والی کوششیں''۔

ہر سائنس کا یہ مقصد ہوتا ہے کہ فرد کے مسئلوں کو کم کیا جائے۔ مثلاً موسمیات پیشین گوئی کرے کہ بہت زیادہ بارش ہوگی، تو سیلاب کو روکنے کی کوششیں کی جائیں یا سیلاب سے کم سے کم نقصان ہو ایسی کوششیں کی جائیں۔

نفسیات انسانی کردار کا مطالعہ کرتا ہے، اس کے انضباط اور انتظام میں اصولوں کا استعمال کرتا ہے۔ مثلاً جرائم یا کم سنی کے جرائم بڑھنے کے پیچھے کون سے اسباب ذمہ دار ہیں ان کی تلاش کرکے انہیں دور کرنے کی کوششوں کے ذریعہ انہیں روکنے یا ان کا انضباط کرنے کی کوششیں کی جائیں۔ اسی طرح سماج میں تعصب یا ذہنی رویّوں میں تبدیلی لاکر لوگوں کے جھگڑے یا تکرار کے پیمانوں میں کمی کی جاسکے۔

نفسیات کے مقاصد میں بیان، وضاحت، پیشین گوئی اور انضباط کو شامل کیا گیا ہے۔ نیز دور حاضر میں نفسیات کے ذریعہ انسانی زندگی کو مزید خوشگوار، سکون بخش اور لطف اندوز بنانے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ نفسیات کا مقصد انسانی زندگی کی کیفیات کو بہتر بنانا ہے۔

جدید نفسیات کا آغاز نشو ونما اور نظریات

(1) **آغاز اور نشو ونما (Origin and Development)**: انسان کے نفس اور کردار سمجھنے کی کوششیں تخلیقِ آدم جتنی ہی قدیم ہیں۔ بھارت میں بہت سے رشی منیوں اور علماء مثلاً بھرت مُنی، پتنجلی، چانکیہ وغیرہ اور یونان وروم جیسے ملکوں میں ارسطو، افلاطون وغیرہ فلسفیوں نے انسانی کردار کو سمجھنے، سمجھانے کی کوششیں کی تھیں۔ حالانکہ اس کے مطالعہ کے لیے فلسفہ کے طریقوں کا استعمال کیا جاتا تھا۔ ارسطو کے بعد درمیانی عرصہ میں علم کی نشو ونما رک گئی لیکن 1600ء سے فلسفہ کے مسئلوں کی بحث دوبارہ شروع ہوگئی۔ اس عرصہ میں بہت سے فلسفیوں نے دنیا کی آخری ہیئت کی بحث کے ساتھ نفس، ذہن کے بارے میں بھی بحث کی ہے۔

جدید نفسیات کو منظّم اور تجرباتی ہیئت فراہم کرنے کا سہرا وُنٹ کے سر ہے۔ انہیں بابائے سائنسی نفسیات کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ ونٹ اور اس کے رفقاء بیدار تجربات اور ذہن کے تجزیے کرنے کے شوقین تھے۔ اسی لیے ذہن کی ساخت سمجھنے کے لیے انہوں نے داخلی مشاہدہ کا طریقہ کار کا استعمال کیا۔ داخلی مشاہدہ ایسا طریقۂ کار ہے جس میں فرد ہر نفسیاتی تجربات کے درمیان اس کے تجربات یا ذہنی اعمال سے متعلق تفصیل سے بیان کرنے کو کہا جاتا ہے۔ ونٹ اور اس کے رفقاء کی پیشی کے طور پر شناخت کی جاتی ہے۔

داخلی مشاہدہ طریقہ کار کو دوسرے نفسیات دانوں نے نہ قبول کیا کیوں کہ اس کے احوال دوسرے فرد کے ذریعہ نہیں جانچے جاسکتے۔ لہٰذا نفسیات میں دیگر طریقۂ کار کی ضرورت محسوس ہوئی۔ ونٹ نے لیزنگ میں اپنی تجربہ گاہ شروع کی اس کے تھوڑے ہی عرصہ بعد کیمبرج میساچوٹس میں امریکی نفسیات داں ولیم جیمس نے تجربہ گاہ شروع کی اور انسانی ذہن کو سمجھنے کے لیے نیا نظریہ اپنایا۔ اس کی رائے کے مطابق انسانی ذہن کی ساخت سمجھنے کے بدلے انسان اپنے کام کرنے کے لیے اپنے ماحول کے ساتھ کیسا برتاؤ کرتا ہے اس بات کا مشاہدہ کرنا چاہیے۔ جیمس کے اس نظریے کو افعالیت کا نظریہ کہتے ہیں۔

بیسوی صدی کی شروعات میں ہیئت کے نظریے کے سامنے ہیئتِ مجموعی نظریہ (گیسٹالٹ سائیکولوجی) کا آغاز ہوا۔ اس میں وردھی مر، کوہلر اور کافکا نے بہت کام کیا۔ اس میں ذہن کی ساخت کے مقام پر ادراکی تجربے کی تنظیم پر زور دیا گیا، ان کی دلیل یہ تھی کہ ہم جب دنیا کو دیکھتے ہیں تب ہمارا ادراکی تجربہ ادراکی شے کے اجزا کے مجموعے سے کچھ خاص ہوتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں کہیں تو ہمیں جو تجربہ حاصل ہوتا ہے وہ ماحول سے حاصل ہونے والی معطیات سے زیادہ ہوتا ہے۔ مثلاً ہم جب فلم دیکھتے ہیں تب صحیح معنوں میں ہماری نظروں کے سامنے سے بے حرکت تصویروں کی لڑی تیزی کے ساتھ گزرتی ہے۔ یوں ہمارا ادراکی تجربہ شے حالت (حقیقت) سے زیادہ ہوتا ہے۔ ہمارے تجربات مکمل طور پر مجموعی ہوتے ہیں۔ آگے نظریات اور ادراکی عمل کے نکات میں ہم اس ضمن میں زیادہ سیکھیں گے۔

1910 میں جان بی واٹسن نے نفسیات میں ذہن اور شعور کو موضوع سمجھنے سے اختلاف کیا۔ اس طرح نظریہ ہیئت کے سامنے نظریۂ کرداریت کی شروعات ہوئی۔ واٹسن جسمانی ہیئت دانوں مثلاً ایوان پاولوو جیسے عالموں کے کام کے اثر میں تھے۔ اس کے کلاسیکی مشروطیت کے اصول کا واٹسن پر گہرا اثر تھا۔

واٹسن کے مطابق ذہن کو دیکھا نہیں جاسکتا اور داخلی مشاہدہ شخصی ہونے کی وجہ سے دوسرے فرد کے ذریعہ اسے پرکھا نہیں جاسکتا۔ ان کی رائے کے مطابق نفسیات داں کو ایسی باتوں پر توجہ دینی چاہیے جنہیں دیکھا اور پرکھا جاسکتا ہو۔ انہوں نے ''نفسیات کو کردار کا سائنس یا مہیج کے سامنے کیا جانے والا ردِّعمل جس کا مطالعہ موضوع کے طور پر کیا جاسکتا ہے اور اس کی پیمائش کی جاسکتی ہے''۔ اس طرح واٹسن نے اپنی بات پیش کی، واٹسن کے نظریۂ کرداریت کے بعد نو کرداریت پسند نفسیات دانوں نے اس نظریہ کو آگے بڑھایا۔ جن میں اسکینر، ٹول مین اور گتھری شامل ہے۔ واٹسن کے نظریۂ کرداریت نے کئی دہائیوں تک اپنی اہمیت بنائے رکھی۔ دیگر نفسیات آرا یا نظریات نے اسی کے اردگرد ہی نشو ونما پائی۔

اس کے بعد سگمنڈ فرائڈ نے انسانی ہیئت کے بارے میں اپنے انقلابی خیالات سے پوری دنیا کو چونکا دیا۔ سگمنڈ فرائڈ نے انسانی کردار کو خفتہ خواہشات اور جدّ وجہد کے حد کی اظہار کے طور پر شناخت کی۔ انہوں نے تحلیل نفسی کو ذہنی امراض کو سمجھنے اور ان کے علاج کے طریقے کے طور پر پیش کیا۔ نظریۂ تحلیل نفسی ہمیں بتاتا ہے کہ فرد خفتہ خواہشات یا سکھ حاصل کرنے کی خواہشات (خصوصاً جنسیاتی خواہشات) سے ترغیب حاصل کرتا ہے۔ اس کے بعد نظریۂ انسانیتی آیا جس میں انسانی ہیئت کو زیادہ مثبت انداز میں پیش کیا گیا۔

کارل راجرس، ابراہم میسلو جیسے انسانیتی نفسیات دانوں نے فرد کی خواہشات کے آزاد اور داخلی امکانات کی نشو ونما اور آگے بڑھنے کی فطری خواہش پر زور دیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ کرداریت ماحول کے زیرِ اثر انسانی کردار پر زور دیتا ہے۔ ایسے میں فرد کی آزادی اور عزت کو نظر انداز کر کے انسانی کردار کو زیادہ مشینی بنا دیتا ہے۔ اس طرح مختلف نظریات نے جدید نفسیات کی تاریخ اور نشو ونما میں بہت سے امکانات کو جنم دیا۔ ان نظریات نے اپنی مخصوص باتوں پر روشنی ڈالی اور ہماری توجہ نفسیاتی اعمال کی پیچیدگی کی طرف موڑ دی اور اس کی بہت سی شاخوں کی نشو ونما میں اپنا رول ادا کیا۔

آخرش بیسویں صدی کے اواخر میں وقوفی نظریے کی نشو ونما ہوئی جو ہم دنیا کو کس طرح دیکھتے ہیں اس ضمن پر روشنی ڈالتا ہے۔ وقوف جاننے کا عمل ہے۔ اس میں قوت فکر، سمجھ، دیکھنا، یاد رکھنا اور مسئلوں کے حل شامل ہیں۔ یہ ہمارے دیگر ذہنی اعمال، دنیا سے متعلق ہمارے علم کے ساتھ مل کر ماحول کے ساتھ مخصوص طریقہ پر اپنا کام پورا کرنے کے لیے ہم میں مہارت پیدا کرتا ہے۔ بہت سے وقوفی نظریے والے نفسیات دانوں نے انسانی ذہن کو کمپیوٹر کی طرح معطیات پر عمل کرنے والا نظام بتایا۔ ان کی رائے کے مطابق ذہن ایک کمپیوٹر کی طرح ہے۔ وہ معطیات کو وصول کرتا ہے، عمل کرتا ہے، تبدیلی کرتا ہے، ذخیرہ کرتا ہے اور ضرورت کے موقع پر اخراج کرتا ہے۔

اضافی معلومات

بھارت میں نفسیات کے آغاز اور نشو ونما پر نظر ڈالیں تو 1905 میں بوجیند رناتھ سیل نے کولکاتا یونیورسٹی میں نفسیات کی پہلی تجربہ گاہ کی بنیاد ڈالی اور نفسیات کا ایک مضمون کے طور پر پڑھانا شروع کیا گیا۔ 1916 میں کولکاتا یونیورسٹی میں نفسیات کا ڈپارٹمنٹ پہلی بار شروع کیا گیا۔ اس کی صدارت ڈاکٹر این این گپتا کو دی گئی۔ 1922 میں بھارتیہ وگیان پریشد میں نفسیات کو شامل کیا گیا۔ 1924 میں انڈین سائیکولوجسٹ ایسوسی ایشن کی بنیاد ڈالی گئی۔ 1928 میں این.این.سین گپتا اور رادھا کمل نے مل کر نفسیات پر پہلی کتاب شائع کی۔ 1950 میں علم نفسیات میں تحقیق کی شاخ قائم کی گئی۔ 1954 میں ہی بنگلورو میں نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف مینٹل ہیلتھ اینڈ نیورو سائنس (NIMHANS) کی بنیاد ڈالی گئی۔ 1962 میں رانچی میں

ذہنی امراض کے لیے اسپتال کی شروعات ہوئی۔ 1989 میں نیشنل اکادمی آف سائکولوجی کی بھارت میں بنیاد رکھی گئی۔ 1997 میں ہریانہ کے گڑگاؤں میں نیشنل برین ریسرچ سینٹر (NBRC) کی بنیاد ڈالی گئی۔

گجرات میں نفسیات کی نشو ونما پر نظر ڈالیں تو 1935 میں بڑودہ میں تعلیم اور نفسیات کے ڈپارٹمنٹ شروع کیے گئے۔ 1952 میں یہاں پر نفسیات کا آزاد ڈپارٹمنٹ (شعبہ) شروع کیا گیا۔ 1954 میں طبی اور صلاحی مرکز شروع کیا گیا۔ 1952 میں نوساری کی گارڈا کالج میں گجرات یونیورسٹی سے ملحق نفسیات کا پوسٹ گریجویٹ مرکز شروع کیا گیا۔ 1954 میں احمدآباد گجرات یونیورسٹی میں نفسیات کا شعبہ شروع کیا گیا۔ تعلیم کے علاوہ تجرباتی حلقوں میں نفسیات کا استعمال کافی لمبے عرصہ سے ہورہا ہے۔ گجرات میں احمدآباد اور بڑودہ میں 18 ویں صدی کے اواخر اور 19 ویں صدی کی شروعات میں ذہنی امراض کے اسپتال شروع کیے گئے تھے۔ 1951 میں ذہنی صحت کے لیے بی.ایم.انسٹی ٹیوٹ کا قیام عمل میں آیا۔ جہاں ذہنی صحت کے شعبہ میں کافی کام ہوا ہے، ان دنوں کپڑا صنعت کے مرکز احمدآباد میں احمدآباد ٹیکسٹائل انڈسٹریل ریسرچ ایسوسی ایشن (ATIRA) کی بنیاد ڈالی گئی جہاں کارخانوں میں انسانی کردار اور انسانی قوت کے استعمال سے متعلق پیدا ہونے والے مسئلوں کو حل کیا جاتا تھا۔ دورِ حاضر میں گجرات کی زیادہ تر یونیورسٹیوں میں نفسیات سے متعلق مخصوص کورسز جاری ہیں۔

نفسیات کے طرزِ نظر (Approaches of Psychology)

مختلف نفسیات دانوں نے انسانی کردار کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوششیں کی ہیں۔ جس کے نتیجے میں بہت سے طرزِ نظر حاصل ہوئے ہیں۔ ہر طرزِ نظر کردار کو انہوں نے کس طرح دیکھا اور سمجھا ہے اسے اپنے طور پر وضاحت سے پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ کوئی بھی طرزِ نظر نفسیات کی مکمل سمجھ دینے سے قاصر ہے۔ نفسیات کی صحیح سمجھ حاصل کرنے کے لیے ان تمام طرزِ نظروں کے بارے میں جاننا سمجھنا اور سب کا امتزاج کرنا ضروری ہے۔

وقت کے دھارے اور دیگر مختلف باتوں کے زیرِ اثر ان طرزِ نظروں کی نشو ونما ہوئی اور انہوں نے انسانی کردار کو سمجھانے کی کوششیں کیں۔ کچھ اہم طرزِ نظر درج ذیل ہیں :

(1) حیاتیاتی طرزِ نظر (Biological Approach) (2) کرداری طرزِ نظر (Behavioural Approach) (3) وقوفی طرزِ نظر (Cognitive Approach) (4) نفسی حرکی طرزِ نظر (Psychodynamic Approach) (5) انسانیتی طرزِ نظر (Humanistic Approach) (6) سماجی-تہذیبی طرزِ نظر (Social-Cultural Approach)۔

(1) حیاتیاتی طرزِ نظر : نفسیات کی نشو ونما میں جسمانی ساختی نفسیات دانوں کا حصہ نمایاں ہے۔ ویبر، فیکنر، ہیلم ہوٹز وغیرہ نے انسانی کردار کو سمجھنے کے لیے فرد کی اصل میں موجود کروموزومس، تولیدی عناصر، افرازِ غدود، عصبی دھارے، جسمانی ساخت، حواسی اعضاء، عضلاتی نظام، کام کرنے والے اعضاء وغیرہ کا سہارا لیا ہے۔

ان تمام کا مطالعہ کرنے کے لیے حیاتیات میں مستعمل طریقہ ہائے کار جیسے جراحی عمل، برقی تہیج، حیاتی کیمیاوی طریقہ اور ان کے آلات کا استعمال ہوتا ہے۔ ابتدا میں یہ طریقہ کار قابلِ قبول رہا کیوں کہ اس کی وجہ سے جسمانی اعضاء اور کردار کے جسمانی سہاروں کی واضح سمجھ حاصل ہوتی تھی۔ کردار کے ساتھ حیاتیاتی تولیدی وراثت، تولیدی عناصر اور دماغ کس طرح منسلک ہیں اس سے واضح ہوتا تھا۔ ظاہری حرکات وسکنات، نطق وغیرہ کو سمجھایا جاسکتا تھا۔

لیکن چند داخلی تجربات اور چندقسم کے کردار کی سمجھ دینے میں یہ طرزِ نظر ناکام رہا ہے۔ اس طریقۂ کار کے ذریعہ انسانی جسم کی پیچیدگی کی وجہ سے کلّی طور پر جسم اور دماغ کی مکمل سمجھ حاصل نہ ہونے کی وجہ سے اس کے ہر کردار اور ذہنی عمل کو اس طرزِ نظر سے واضح نہیں کیا جاسکتا۔ اسی طرح انسانی کردار، گروپ میں کیے جانے والے اس کے اعمال نیز سماجی، تہذیبی، ماحول پر دارومدار رکھتا ہے۔ ان میں حیاتیاتی اعمال کا کوئی مقام نہیں ہوتا۔ لہٰذا حیاتیاتی طرزِ نظر میں خود کی خامیاں بھی ہیں۔

جے۔بی۔واٹسن

(2) کرداری طرزِ نظر: بیسویں صدی میں ہونے والے صنعتی انقلاب اور تکنیک کے بول بالا کے زیرِ اثر واٹسن نے نفسیات کو صرف کردار کے سائنس کے طور پر شناخت دی اور کرداری طرزِ نظر کو پیش کیا۔ اس نے کہا کہ فرد کو اس کے کردار کے ذریعہ سمجھنا چاہیے اور وہ بھی صرف وہی کردار جس کا مشاہدہ معروضی طور پر کیا جاسکے۔اس نے کہا کہ نفسیات میں سے شعور، ذاتی تجربہ، داخلی مشاہدہ طریقہ وغیرہ کو نظر انداز کر دینا چاہیے۔

واٹسن کے کرداری طرزِ نظر کو مہیج کی جانب کیے گئے ردِعمل کے طور پر شناخت کیا گیا ہے۔ واٹسن کا یہ طرزِ نظر خارجی اظہاری کردار کو مرکز میں رکھ کر اس کا مطالعہ کرتا ہے۔صرف دیکھے جاسکیں ایسے ظاہری کرداروں مثلاً نطق، چہرے کے تاثرات، اشارات، جسمانی حرکات کو کردار شمار کرتا ہے۔اس طرزِ نظر کو کرداری طرزِ نظر کے طور پر شناخت کیا جاتا ہے۔کرداری طرزِ نظر کی نشو ونما میں عطیہ دینے والے نفسیات دانوں میں واٹسن کے علاوہ اسکینر، گتھری، ٹالمین وغیرہ کے عطیات اہم ہیں۔

(3) وقوفی طرزِ نظر: کرداری طرزِ نظر کی انسانی کردار کی حد سے زیادہ تکنیکی سمجھ کے خلاف وقوفی طرزِ نظر کی نشو ونما ہوئی۔ اس طرزِ نظر نے کرداری طرزِ نظر کے ذریعہ انسانی کردار کی دی گئی از حد آسان سمجھ سے اختلاف کیا اور کہا کہ انسان صرف مشین نہیں جو مہیجات کی جانب ردِعمل کیا کرے یا احکام کے ضمن میں اعمال انجام دے۔کرداری طرزِ نظر والوں کی رائے کے مطابق فرد ٹیلی فون کی طرح ہے جس میں مہیج اور ردِعمل جیسے دوسرے دکھائی دیتے ہیں۔ان کے درمیان ہونے والا عمل دکھائی نہیں دیتا۔ وقوفی طرزِ نظر کے مطابق فرد ایک کمپیوٹر جیسی مشین ہے جس میں مہیج کی معطیات داخل ہوتی ہے (input)، اس پر تشریح، تجزیہ جیسے وقوفی اعمال ہوتے ہیں (Information processing)، اس کے بعد ردِعمل باہر آتا ہے (output)، اس طرح فرد از خود فعال ہوتا ہے۔اس کا مہیج کے سامنے کیا جانے والا ردِّعمل مشینی نہیں ہوتا۔حسّی اعضا کے ذریعہ حاصل ہونے والے کسی بھی قسم کے احساس کا تجربہ ہونے پر پہلے سے حاصل شدہ تجربات کے حوالوں کے ذریعہ ان کا تجزیہ کرتا ہے۔ ماقبل معطیات اور حاصل شدہ معطیات کا موازنہ کرتا ہے اس کے بعد مناسب فیصلوں کی بنیاد پر کردار انجام دیتا ہے۔ اس طرح مہیج کے سامنے کیے جانے والے ردِّعمل کے بیچ فرد کی آزاد قوتِ فکر سوچ آتی ہے۔ انسانی کردار کو سمجھنے کے لیے یہ طرزِ نظر فکر، یادداشت مسئلے کا حل، فیصلہ کرنے کا عمل جیسے پیچیدہ عوامل کو سمجھنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس طرح وقوفی طرزِ نظر انسانی کردار کے ساتھ منسلک تعلیمی، وقوفی، اور نشو ونمائی عوامل کے حوالوں سے فرد کے ذہنی اعمال کو سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔

(4) نفسی حرکی طرزِ نظر: نفسی حرکی طرز نظر فرد کے ذہن کے لاشعوری پہلو پر زور دیتا ہے۔انسانی کردار کے نفسی حرکی عوامل، ترغیب، جذبہ کے ضمن میں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔تحلیل نفسی والے سگمنڈ فرائڈ کے ذریعہ وضع کردہ لاشعوری ذہن کے اصولوں کی بنیاد پر کردار کے لیے اس میں موجود کرداری قوت کو ذمہ دار شمار کرتے ہیں۔ یہ طرزِ نظر فرد کی مکمل شخصیت کے لیے ورثہ اور بچپن کے تجربات کو نہایت اہم سمجھتے ہیں۔فرد کے لاشعوری ذہن کو اس کے کردار کے لیے ذمہ دار بتا کر اس کے مطالعہ پر زور دیتے ہیں۔

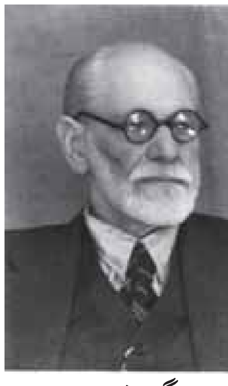

سگمنڈ فرائیڈ

نفسی حرکی طرزِ نظر فرد کی خوشی حاصل کرنے کی خواہش، فرد کے اِڈ، اِیغو اور سوُپر اِیغو، ذہن میں بیدار، نیم بیدار اور خوابیدہ پہلوؤں اور ذہنی جنسی نشو ونما کے اصول کی بنیاد پر کردار کو سمجھانے کی کوششیں کرتا ہے۔فرد کے غیر معمولی کردار کے معالجہ کے تجربات سے اس طرزِ نظر کی نشو ونما ہوئی ہے۔اس کی رائے کے مطابق فرد بنیادی طور پر ناپسند اور لاشعوری ترغیبات کے مطابق کردار انجام دیتا ہے۔ بنیادی خواہشات کسی طرح بھی پوری کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

(5) انسانیتی طرزِ نظر: نفسی حرکی طرزِ نظر نے بنائی ہوئی فرد کی ناامید-منفی شکل کے برخلاف انسانیتی طرزِ نظر نے فرد کی شکل پر امید- مثبت تصویر کو ابھارا ہے۔ یہ طرزِ نظر فرد کو قوی، فعال اور سماج کے عین مطابق رہنے والا بتاتا ہے۔ اس طرزِ نظر کو پیش کرنے والوں میں ابراہم میسلو، کارل راجرس، ایرک فرام وغیرہ ہیں۔ان کی رائے کے مطابق فرد ماضی اور حال کے تجربات کا پلندا نہیں۔

ابراہم میسلو

اس طرزِ نظر نے فرد کو آزاد قوت ارادی کا حامل، ذاتی نمو کا خواہاں نیز مثبت نصب العین رکھنے والا قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ فرد اپنے کردار کو طے کرنے کے لیے پوری طرح آزاد ہے۔ دنیا کو دیکھنے کا فرد کا نقطۂ نظر اس کے کردار کو گھڑتا ہے۔ یوں یہ طرزِ نظر فرد میں موجود روشن پہلوؤں پر اور اچھی باتوں پر زور دیتا ہے۔ اسی لیے اسے انسانیتی طرزِ نظر کہتے ہیں۔

(6) **سماجی-تہذیبی طرزِ نظر :** اب تک کہ طرزِ نظر میں یا تو ماحول یا لاشعوری خواہشات فرد کے کردار کے لیے ذمّہ دار ٹھہرائے گئے ہیں۔ فرد کی نشو ونما کے اہم عوامل سماج اور تہذیب کو نظر انداز کر دیا گیا ہے۔ ان کی جانب توجہ نہیں دی گئی، سماجی - تہذیبی طرزِ نظر فرد کے کردار کے لیے پاس پڑوس کے سماجی - تہذیبی عوامل کو اہم شمار کیا جاتا ہے۔ اس طرزِ نظر کے مطابق فرد کے بھلے یا برے کردار کے لیے اس کا ماحول ذمہ دار ہوتا ہے۔ فرد کے کردار کے لیے اس کی سماجی - تہذیبی اقدار، درجات، معیار اور کار منصبی ذمہ دار ہوتے ہیں۔

نفسیات کے مطالعہ کے میدان (Fields of Psychology)

آج کے اس جدید دور میں نفسیات نہایت اہم اور سودمند مضمون بن چکا ہے۔ انسانی زندگی کے تمام میدانوں میں اس کے اصولی سائنس اور روز مرہ کے علم کا بڑے پیمانے پر استعمال ہو رہا ہے۔ نفسیات کی ابتدا سے ہی چند مروجہ میدانوں میں اس کے علم کا استعمال ہونے کی وجہ سے وہ ترقی یافتہ میدان بن چکے ہیں۔ جب کہ بہت سے میدانوں میں اس کے علم کا استعمال بعد میں ہوا تھا لہٰذا وہ میدان ترقی پذیر رہے ہیں نیز ان کے علاوہ اور دیگر میدانوں میں بھی نفسیات کے علم کے استعمال کی شروعات ہو چکی ہے۔ ان کے بارے میں ہم تفصیل سے ذکر کریں گے۔

نفسیات کے ترقی یافتہ میدان (Developed Fields of Psychology)

(1) **تجرباتی اور پیمائشی نفسیات (Experimental and Psychometric Psychology) :** تجرباتی نفسیات کے میدان کو نفسیات کا اہم اور پہلا میدان شمار کیا جاسکتا ہے، کیوں کہ نفسیات سائنس کے طور پر ثابت ہو چکا ہے۔ اس میں اس کی تجرباتی ہیئت کا بڑا عطیہ ہے۔ اس میدان میں کام کرنے والے ماہرین انسان اور حیوانات پر تجرباتی مطالعہ کر کے نتائج اور اصول وضع کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ انسانوں پر ممکن ہو وہاں تک اور جب ناممکن ہو تو حیوان کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ انسانی کردار کے ساتھ منسلک سادہ اور پیچیدہ باتوں کی سمجھ، اصول اور قوانین کی پرکھ کے لیے اور نئے حقائق سامنے لانے کے لیے یہ میدان اہم ہے۔ اس وقت اس میدان کی ترقی بڑے پیمانے پر ہو رہی ہے۔ اس میدان میں کام کرنے والے ماہرین انسانوں اور حیوانات کا مطالعہ کر کے نئے حقائق سامنے لا رہے ہیں۔

بینے

سائمن

پیمائشی نفسیات کی شروعات بینے اور سائمن کے ذریعہ تیار کی گئی ذہانتی پیمائشوں کے ساتھ ہوئی تھی ایسا کہا جاسکتا ہے۔ اس میدان میں انسانی کردار کے مختلف پہلوؤں مثلاً ذہانت، صلاحیت، دلچسپی، شخصیت، کامیابی، تعصّبات، رجحانات وغیرہ کی پیمائش کی جاتی ہے۔ یہ میدان پیمائش کے لیے آزمائشوں کی تشکیل کرتا ہے، انہیں معتبر بناتا ہے، ان کی بنا پر مارکنگ کے ذریعہ ان کی تشریح کا کام کرتا ہے۔ نفسیات کے دیگر میدانوں کے لیے پیمائشی نفسیات کے آلات بہم پہنچانے کا کام بھی یہی میدان انجام دیتا ہے۔

صنعتی نفسیات، تعلیمی نفسیات جیسے میدانوں میں آج پہلے سے زیادہ اور بڑے پیمانے پر پیمائشی نفسیات کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اور یہ میدان تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔ کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کے استعمال کی وجہ سے نئے

آزمائشوں کی تشکیل اور ان کا استعمال زیادہ آسان ہوگیا ہے، لوگوں میں بیداری آجانے کی وجہ سے اس میدان میں کارگزار ماہرین کی ضرورت اشد بنتی جارہی ہے۔

(2) **طبی، غیر معمولی نفسیات اور صلاح - مشورہ (Clinical, Abnormal and Counselling Psychology)** : یہ تینوں میدان ایک دوسرے کے ساتھ منسلک ہیں۔ طبی نفسیات غیر معمولیت کے معالجہ اور اس کی روک تھام کے ساتھ جڑا ہوا ہے۔ اس میدان کے ماہرین ذہنی امراض کے سبب تلاش کرتے ہیں، ذہنی مریضوں کا علاج کرتے ہیں اور ذہنی امراض کی روک تھام کرتے ہیں۔

غیر معمولی نفسیات کا کام مختلف ذہنی امراض کی اقسام، علامتوں اور اسباب کی معلومات حاصل کرنا، معطیات حاصل کرنا اور ان کے بارے میں مطالعہ کرنا ہے۔ صلاح نفسیات معمولی، روزمرہ کی تکالیف، مسائل یا پریشانی میں لوگوں کی راہنمائی یا امداد دینے کا کام کرتا ہے۔ اس میدان میں کام کرنے والے صلاح ماہرین نفسیات، اس ضمن میں تعلیم یافتہ ہوتے ہیں وہ مصیبت زدہ لوگوں کو ان کے مسئلوں سے چھٹکارا دلانے کا کام انجام دینے میں مدد کرتے ہیں۔

طبی نفسیات میں ایم.اے.، ایم فل کرنے کے بعد غیر معمولی نفسیات یا طبی نفسیات کے میدان میں ماہر کے طور پر کارگزاری کی جاسکتی ہے۔ ذہنی امراض کے اسپتال نیز دیگر اسپتالوں میں بھی ایسے ماہرین کی خدمات لی جاتی ہیں۔ صلاح کے میدان میں صلاح کار کے طور پر کام کرنے کے لیے ایم.اے. کرنے کے بعد نفسیاتی صلاح کار کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔ خانگی اداروں، حکومت اور سماجی تنظیموں کے ذریعہ صلاح کاروں کی خدمات لی جاتی ہیں۔ گجرات میں حکومت کے ذریعہ شروع کی جانے والی ''ابھیم ہیلپ لائن'' نیز مرکزی حکومت کے ذریعہ چلائی جانے والی ''چائلڈ ہیلپ لائن'' اور ضعیفوں کے لیے ہیلپ لائن اس کی مثالیں ہیں۔

(3) **اسکولی اور تعلیمی نفسیات (School and Educational Psychology)** : اسکولی نفسیات طلبہ کو ان کے مطالعہ میں پیدا ہونے والی مشکلات، کمزوریوں کے اسباب سمجھنے کی، ان کی تشخیص کرنے کی اور انہیں نابود کرنے کی کوششیں کرنے کے علاوہ جسمانی، ذہنی یا دیگر اقسام کے پسماندہ اور معذور بچوں کے لیے علاحدہ تعلیمی نظام ترتیب دینے کا کام انجام دیتے ہیں۔

تعلیمی نفسیات تعلیم کے تمام میدانوں میں نفسیاتی اصولوں، سچائیوں اور قوانین پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ تعلیم میں نفسیاتی نقطہ نظر کو ذہن میں رکھتے ہوئے اسکولی ماحول، بچوں کی نشو ونما کے حوالوں سے تعلیمی نظام ترتیب دینے کا کام یہ شاخ کرتی ہے۔ تعلیم کو بااثر بنانے، مناسب طریقۂ تعلیم کے ذریعہ بچوں کے کردار اور شخصیت کا متوازن اور ہمہ جہت نشو ونما کرنے میں امداد کرنے کا کام یہ شاخ انجام دیتی ہے۔

تعلیمی نفسیات کے ماہرین اور اسکولی نفسیات کے ماہرین اسکول انتظامیہ، اساتذہ، طلبہ اور والدین کے لیے تعلیم کے بارے میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ ان کی مشکلات اور مسائل کا حل تلاش کرتے ہیں۔ نفسیاتی آزمائشوں اور مختلف طریقہ کار کے استعمال کے ذریعہ وہ اس میدان میں پیدا ہونے والے مسائل کا حل تلاش کرنے میں مدد کرتے ہیں۔

پچھلے چند برسوں سے اسکولوں میں اس قسم کے ماہرین کی خدمات حاصل کرنے میں اضافہ ہوا ہے۔ یہ لوگ اساتذہ کو بھی تعلیم اور مشورہ دینے کا کام کرتے ہیں۔

(4) **تنظیمی نفسیات، انسانی وسائل کی نشو ونما اور انتظام (Organizational Psychology Human Resource Development and Management)** : تنظیمی نفسیات کارخانوں میں کام کرنے والوں کا انتخاب اور تقرّر، ان کے کام کرنے کی صلاحیت بڑھانے، نفسیاتی تسکین، جوش اور جذبے کو بڑھانے، تھکن اور حادثات کی روک تھام کے لیے کام کرتی ہے۔ صنعتی ملازم اور انتظامیہ نیز صنعت کاروں کے درمیانی تعلقات قابلِ اطمینان بنیں، صنعتی ملازمین کی مہارتوں کا زیادہ سے زیادہ استعمال کیا جاسکے، کام کو راحت دینے والا بنایا جاسکے اس کے لیے تنظیمی نفسیات میں کوششیں کی جاتی ہیں۔

صنعتی ملازموں کو نوکری دیتے وقت صحیح آدمی کا انتخاب اس کی مہارت کے مطابق اسے کام سونپا جانا اہم ہوتا ہے۔ صنعتی ملازم کے شخصیتی اجزا، ان کے رجحانات، عادتیں، صلاحیت، دلچسپی، پسند- ناپسند، اس کے کام کرنے کی صلاحت پر اثر کرتے ہیں، اسی طرح کام کرنے کے مادی اور نفسیاتی ماحول پر بھی اثر انداز ہوتے ہیں۔

ان باتوں کو دھیان میں رکھتے ہوئے ملازموں کی مہارت کے مطابق ان کے پاس سے کام لینا اور ان کی فلاحی اسکیمیں تیار کرنا نیز سماجی، تہذیبی، کھیل کود وغیرہ کا انتظام کرنا اور اس کے ذریعہ کام، کام کی مہارت اور فعالیت بڑھانا اس میدان کا کام ہے۔

انسانی وسائل کی نشوونما (HRD) کے میدان میں کارگزار ماہرین، ملازمت دینا، تعلیم دینا وغیرہ باتوں میں کام کرتے ہیں۔ صنعتی نفسیات، تنظیمی نفسیات یا انسانی وسائل ترقی - انتظام کے موضوع کا مطالعہ کر کے اس میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کی جاسکتی ہے۔ بہت سے صنعتی اداروں میں اب انسانی وسائل نشو ونما محکمہ اہم سودمند شعبہ بن چکا ہے۔

(5) سماجی اور شخصیتی نفسیات (Social Psychology and Psychology of Personality) : سماجی نفسیات کا کام سماجی حالات میں پیدا ہونے والے انسانی کردار کو سمجھنا ہے۔ فرد سماجی اعمال کے ذریعہ ہی انسان بن سکتا ہے۔ اس عمل کو سمجھنا، علاوہ ازیں خاندان، گروپ، ہجوم، عوامی رائے، تعصّبات، رجحانات، فیشن، پروپیگنڈا جیسے سماجی حوالوں کے ذریعہ انسانی کردار کا مطالعہ کرنا، سماجی نفسیات کا میدان ہے۔

اس میدان کے ماہرین فرد کی شخصیت پر سماج، تہذیب، وراثت، ماحول جیسے اجزا کے اثرات کو جانچنے کا کام کرتے ہیں۔ دورِ حاضر میں اس میدان کے ماہرین کی خدمات تعصاب کم کرنے کے لیے رائے عامہ بنانے یا بدلنے کے لیے پروپیگنڈا کے طریقے طے کرنے کے لیے، فیشن، سیاست جیسے میدانوں میں لی جارہی ہے۔ جنگ، چناؤ یا سماجی مسئلوں کے درمیان اس میدان کے ماہرین کی خدمات سیاسی جماعتوں، صنعتی اداروں، حکومتوں کے ذریعہ لی جارہی ہیں۔ اداکاروں، کرکٹروں، سیاستدانوں اور صنعت کاروں کے ذریعہ خود کی شخصیت کو اجاگر کرنے، بدلنے کے لیے بھی اس میدان کے اصولوں کا استعمال ان کے ماہرین کرتے ہیں۔

شخصیتی نفسیات شخصیات کی نشو ونما کے مختلف پہلوؤں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ ہمارا تجربہ ہے کہ یکساں تجربہ، ماحول اور افزائش کے بعد بھی لوگوں کی شخصیتوں میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ اس کے اسباب، مناسب شخصیت کی نشو ونما کس طرح کی جائے اس کا مطالعہ کرنے، شخصیت کی نشو ونما پر اثر انداز ہونے والے عوامل کو اور شخصیت کی نشو ونما سے متعلق مختلف نفسیات دانوں کے اصولوں کا مطالعہ اس شاخ میں کیا جاتا ہے۔ شخصیت کی نشو ونما کے اصول نفسیات دانوں نے اپنی فکر کے مطابق اخذ کیے ہیں۔ اس میدان میں کارگزار ماہرین شخصیت کی نشو ونما اور تبدیلی کے بارے میں تعلیم دیتے ہیں۔ شخصیت میں موجود خامیوں کو دور کر کے شخصیت کے پہلوؤں کو با اثر بنانے کا کام کیا جاتا ہے۔

(6) حیطۂ حیات اور نشو ونمائی نفسیات (Life Span and Developmental Psychology) : حیاتیات اور نشو ونمائی نفسیات فرد کے پیدا ہونے سے قبل حمل سے شروع کر کے ضعیفی تک کی نشو ونما کو اپنے میں سما لیتی ہے۔ پہلے نشو ونمائی نفسیات میں صرف بچپن تک کے عرصہ کو زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ اب اس شاخ میں پوری زندگی کو سما لیا گیا ہے۔ عہدِ حمل، عہدِ طفلی سے عہدِ ضعیفی کے دوران ہونے والی نشو ونما، اس پر اثر انداز ہونے والے عوامل، اس میں پیدا ہونے والی مشکلات اور ممکنہ حلوں کا مطالعہ اس شاخ میں کیا جاتا ہے۔

پوری دنیا میں ضعیفوں کی تعداد بڑھ رہی ہے، لہٰذا نفسیات کی اس شاخ کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔ زندگی کے مختلف مرحلوں میں ہونے والی نشو ونما، اس میں پیدا ہونے والے مسئلے اور ان کے حل کے لیے روزمرہ کے نقطۂ نظر سے بھی نفسیات بہت زیادہ سودمند ثابت ہو رہا ہے۔ اس میدان کے ماہرین مختلف مرحلوں کے افراد کے بیچ کام کرتے ہیں۔

نفسیات کے ترقی پذیر میدان (Developing Fields of Psychology)

(1) وقوفی نفسیات (Cognitive Psychology) : وقوفی نفسیات فرد کی ذہنی یا وقوفی اعمال مثلاً احساس، ادراک، توجہ، یادداشت، منطق، قوتِ فکر، تخلیقیت، فیصلے کا عمل، مسئلہ کا حل وغیرہ جیسے موضوعات کا مطالعہ کرتا ہے۔ فرد کا کردار ماحول سے زیادہ ماحول سے وہ کس طرح معنی اخذ کرتا ہے اس پر منحصر ہے۔

(2) صحت سے متعلق نفسیات (Health Psychology) : نفسیات کی یہ شاخ جسمانی اور ذہنی صحت کو برقرار رکھنے پر زور دیتی ہے۔ یہ میدان مختلف نشہ کی عادتوں، کھانے پینے کی نامناسب عادتوں اور بری عادتوں سے صحت کے ہونے والے نقصان اور مناسب قسم کی زندگی جینے کے طریقہ کو اپنانے سے ہونے والے فوائد کے بارے میں عوامی - بیداری کا کام بھی کرتا ہے۔ اس شاخ کا اہم مقصد امراض کو ہونے سے روکنا ہے۔ نامناسب زندگی جینے کے طریقہ سے ہونے والے نقصانات سے دور رہنے کے لیے کس طرح کا طریقہ اپنانا چاہیے، فرد کو جسمانی اور ذہنی طور پر صحت مند زندگی کس طریقہ پر گزارنی چاہیے اس ضمن میں رہبری، مطالعہ، تحقیق کے کام یہ میدان کرتا ہے۔

(3) کھیل نفسیات (Sports Psychology) : کھیل میں جیت حاصل کرنے کے لیے یا نئے ریکارڈ بنانے کے لیے جسمانی صحت جتنی اہم ہے اتنی ہی ذہنی اور نفسیاتی سوچ اور تیاری بھی ضروری ہے۔ کھیل کے میدان میں کھلاڑیوں کے ذہن کو بھی چاک وچوبند رکھنا ہوگا۔ نئے ریکارد بنانے کے لیے انہیں تیار کرنا، تعلیم دینا اور مسلسل ان باتوں پر توجہ مرکوز رکھنی بھی اس میدان کا کام ہے۔

(4) ماحول مرکوز نفسیات (Environmental Psychology) : ماحول مرکوز نفسیات مادی اور سماجی ماحول اور فرد کے کردار کے مابین تعلق کو پرکھتا ہے۔ ماحول مرکوز نفسیات کا مقصد ماحول کو برقرار رکھنا ہے۔ عہدِ حاضر میں ٹیکنولوجی کی وجہ سے فضا میں ہونے والی تبدیلیاں، سالمی توانائی کے استعمال کے ضمنی اثرات، جنگلوں کی تباہی، ندیوں کی آلودگی وغیرہ کی نیز انسانوں کے ذریعہ ہونے والا آبادی میں اضافہ، غربت، بے روزگاری، کوڑے کرکٹ کی نکاسی وغیرہ مسئلوں کے اثرات ان کے ممکنہ حل اس میدان کے اہم موضوع ہیں۔ اس میدان کے ماہرین، حکومت اور صنعتی ادارے ساتھ مل کر یہ کام انجام دے سکتے ہیں۔

(5) جرائم تفتیشی نفسیات (Forensic Psychology) : دنیا میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کے باعث، جرم کرنے والے بھی ہائی ٹیک ہو چکے ہیں اور اعلیٰ ٹیکنولوجی کا استعمال کررہے ہیں۔ ایسے میں جرائم کی تفتیش مشکل ہوتی جاتی ہے۔ جدید ٹیکنولوجی، تحقیق اور آلات کا استعمال جرائم کی تفتیش میں بھی ہورہا ہے۔ جرائم تفتیشی نفسیات میں دیگر میدان کے ماہرین کے ساتھ مل کر جرم ہونے کے اسباب، حالات، موقعوں وغیرہ پر توجہ دے کر مجرموں کی تلاش اور انہیں گرفتار کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ گجرات میں ملک کی پہلی فورینسک سائنس یونیورسٹی کی بنیاد رکھی گئی ہے، یہاں اس میدان کا مخصوص علم حاصل ہوتا ہے۔ اس میدان میں ڈگری حاصل کرنے کے بعد حکومتوں کے جرائم تفتیشی شعبوں میں نیز نجی تنظیمی اداروں میں ملازمت کے بہترین مواقع دستیاب ہوسکتے ہیں۔

جرائم تفتیشی نفسیات، خلائی نفسیات، قانونی نفسیات، دفاعی نفسیات، دہشت گردی اور امن کی نفسیات، عوام کی نفسیات، خواتین مرکوز نفسیات، سیاستی نفسیات، انتظام مرکوز نفسیات (مینیج مینٹ) جیسی نفسیات کی شاخوں کی نشو ونما ہورہی ہے۔

مشق

1. **درجِ ذیل سوالات کو مفصل طریقے سے سمجھائیے :**

(1) نفسیات کی تعریف بیان کرکے اسے سمجھائیے۔

(2) نفسیات کی ہیئت سمجھائیے۔

(3) جدید نفسیات کا آغاز اور نشو ونما سمجھائیے۔

(4) وقوفی اور سماجی - تہذیبی طرزِ نظر سمجھائیے۔

(5) نفسیات کے مطالعے کے میدان لکھیے، ترقی یافتہ اور ترقی پذیر میدان پر مفصل بحث کیجیے۔

2. **مختصر نوٹ لکھیے :**

(1) نفسیات فطری سائنس ہے، سمجھائیے۔

(2) نفسیات کے مقاصد

(3) کرداریت طرزِ نظر

(4) نفسی حرکی طرزِ نظر

(5) حیاتیاتی طرزِ نظر

3. **درجِ ذیل سوالات کے دو-تین جملوں میں جواب دیجیے :**

(1) نفسیات لفظ کے معنی سمجھائیے۔

(2) نفسیات کی مقبول تعریف میں کن چار نکات کو شامل رکھا گیا ہے؟

(3) واٹسن نے داخلی مطالعہ طریقہ کار سے اختلاف کیوں کیا ؟

(4) حیاتیاتی طرزِ نظر فرد کے کردار کو سمجھنے کے لیے کس کا سہارا لیتا ہے؟

(5) کرداریت طرزِ نظر نے کس کا اختلاف کیا ؟

(6) نفسی حرکی طرزِ نظر کن اصولوں کی بنیاد پر کردار کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے ؟

(7) پیمائشی نفسیات میں کس کی پیمائش کی جاتی ہے ؟

(8) وقوفی نفسیات فرد کی کن باتوں کا مطالعہ کرتا ہے؟

(9) صحت سے متعلق نفسیات کیا کام کرتا ہے؟

(10) نفسیات کے ترقی پذیر میدان کے بارے میں لکھیے ۔

4. **درجِ ذیل سوالات کے ایک-دو جملوں میں جواب لکھیے :**

(1) نفسیات کس کا مطالعہ کرتا ہے؟

(2) سائنس کی خصوصیات لکھیے ۔

(3) نفسیات کے مقاصد لکھیے ۔

(4) نفسیات کی پہلی تجربہ گاہ کس نے اور کہاں قائم کی ؟

(5) بابائے سائنسی نفسیات کسے کہتے ہیں ؟

(6) نظریۂ ہیئت مجموعی نے کس بات پر زور دیا تھا ؟

(7) کرداریت طرزِ نظر کی نشو ونما میں کن نفسیات دانوں نے عطیہ دیا تھا ؟

(8) نشو ونمائی نفسیات کب تک کی نشو ونما کو شامل رکھتا ہے؟

(9) طبی نفسیات میں ماہر کے طور پر کون کام کرسکتا ہے؟

(10) ملک میں سب سے اوّل فورینسک یونیورسٹی کہاں واقع ہے؟

5. درجِ ذیل سوالات میں دیے گئے متبادلات میں سے مناسب متبادل پسند کر کے صحیح جواب دیں۔

(1) نفسیات (سائکولوجی) لفظ کس زبان سے آیا ہے؟

(الف) انگریزی (ب) یونانی (ج) اسپینی (د) لاطینی

(2) نفسیات فرد کے کردار کا مطالعہ کن حوالوں سے کرتا ہے؟

(الف) شوق (ب) دلچسپی (ج) رجحانات (د) ماحول

(3) نفسیات کا موضوع کیا ہے؟

(الف) فرد (ب) حیوان (ج) ماحول (د) کردار

(4) نفسیات کو سائنس کا درجہ کب سے حاصل ہوا؟

(الف) 1897 (ب) 1798 (ج) 1879 (د) 1869

(5) نفسیات کو تجرباتی ہیئت کس نے دی؟

(الف) ولیم جیمس (ب) کوہلر (ج) ونٹ (د) یونگ

(6) ساختی نفسیات دانوں نے کس طریقۂ کار کا استعمال کیا؟

(الف) ظاہری مطالعہ (ب) تجرباتی طریقۂ کار (ج) داخلی مطالعہ (د) معتقد مجموعیت

(7) کرداریت طرزِ نظر کی شروعات کس نے کی؟

(الف) ونٹ (ب) جیمس (ج) واٹسن (د) وردھی مر

(8) لاشعور ذہن کا اصول کس نے دیا ہے؟

(الف) کوہلر (ب) واٹسن (ج) فرائڈ (د) جیمس

(9) پیمائشی نفسیات کی شروعات کس کی ذہنی آزمائش کے ساتھ ہوئی ایسا کہہ سکتے ہیں؟

(الف) بینے-سائمن (ب) ڈاکٹر دیسائی (ج) ڈاکٹر بھاٹیہ (د) واٹسن

(10) ذہن اور جسم دونوں سے صحت مند زندگی کس طرح جینا چاہیے اس کی راہنمائی، مطالعہ، تحقیق کے ساتھ نفسیات کی کونسی شاخ منسلک ہے؟

(الف) کھیل کود نفسیات (ب) ماحول مرکوز نفسیات

(ج) صحت سے متعلق نفسیات (د) طبی نفسیات اور صلاح مشورہ

•

2 نفسیات کے مطالعہ کے طریقے

پہلے باب میں ہم نفسیات کی تعریف اور نفسیات کے نظریات نیز نفسیات کے ترقی یافتہ میدان اور ترقی پذیر میدانوں سے تعارف حاصل کر چکے ہیں۔ آپ سمجھ چکے ہیں کہ نفسیات کردار کا سائنس ہے۔ اس باب میں ہم دیکھیں گے کہ کردار کے مطالعہ کے لیے کن طریقوں کا استعمال کر کے نفسیات نے سائنس کا درجہ حاصل کیا ہے۔ کسی بھی مضمون کو کس پیمانے پر سائنسی درجہ حاصل ہے یہ جاننے کے لیے سب سے اہم بات یہ ہے کہ اس علم میں معطیات حاصل کرنے کے منابع اور اس کے موضوعات کتنے سائنسی ہیں یہ پرکھا جائے : (1) اس میں کس چیز کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟ اس کا موضوع کیا ہے؟ (2) وہ کیسے مطالعہ کرتا ہے؟ اس کے مطالعہ کا طریقہ۔

مطالعہ کے طریقے

یہاں ہم نفسیات کے مضمون - کردار کے مطالعہ کے لیے مستعمل چھ اہم مطالعہ کے طریقوں کا تعارف حاصل کریں گے۔ (1) مشاہدہ طریقہ (2) طویل مدتی، ہم عصر طریقہ اور شخصیت تاریخ طریقہ (3) تجرباتی طریقہ (4) سوالنامہ طریقہ (5) انٹرویو طریقہ (6) نفسیاتی آزمائش۔

(1) مشاہدہ طریقہ (Observation Method) : معطیات حاصل کرنے کا سب سے آسان طریقہ مشاہدہ طریقہ ہے۔ مشاہدہ یعنی 'دیکھنا'۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ آنکھ ہو تو دیکھنا تو ہوگا ! اس میں طریقہ کی کیا ضرورت؟ ہم سب جانتے ہیں کہ مختلف لوگوں کے دیکھنے میں فرق ہوتا ہے۔ اسی لیے سادہ اور آسان سا لفظ 'دیکھنا' کتنا اہم ہے۔ فرد کے دیکھنے میں اس کے مقاصد، نظریات، سائنسی درجہ کے حساب سے اسے 'دیکھے ہوئے' کی اہمیت طے ہوتی ہے۔ مشاہدہ یا دیکھنے کے بارے میں اتنا سمجھ لینے کے بعد، اس کی سائنسی سمجھ حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

تعریف :

- ''مشاہدہ یعنی فطری وقوعات کا اسباب علل کے حوالوں سے مطالعہ'' Oxford Concise Dictionary
- ''آنکھوں کے ذریعہ بامقصد وقوعات یا حادثات کا ترتیبی طریقہ سے کیے جانے والا مطالعہ یعنی مشاہدہ''۔ - ینگ
- ''سماج کے زندہ حالات کا آنکھوں کے ذریعہ ترتیبی، بامقصد، سائنسی طریقہ سے شاہد کے ذریعہ کیا جانے والا تجزیہ یعنی مشاہدہ''۔

- ڈی۔ این۔ شری واستو

درج بالا تعریفات پر سے درج ذیل نکات واضح ہوتے ہیں :

- مشاہدہ میں فطری وقوعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔
- مشاہدہ یعنی حسی اعضاء کے ذریعہ اسباب علل کے حوالوں سے کیا جانے والا مطالعہ۔
- مشاہدہ بامقصد ترتیبی انداز میں کیا جانے والا مطالعہ ہے۔

مشاہدہ طریقے کی مختلف اقسام کے بارے میں سمجھ حاصل کریں :

مشاہدہ طریقہ کی اقسام : (a) باطنی مشاہدہ (b) فطری مشاہدہ (c) باقاعدہ مشاہدہ (d) ساختی مشاہدہ (e) اشتراکی مشاہدہ (f) تقابلی مشاہدہ۔

(a) باطنی مشاہدہ طریقہ (Introspective Method) : ہیئتی نظریے میں اہم عطیہ دینے والے ولہم ونٹ اور ایڈورڈ ٹٹشنر تھے۔ اس زمانے میں ہیئتی نظریہ کا مضمون شعور کا مطالعہ ہیئتی نفسیات دانوں کے مرکز میں تھا۔ شعور میں احساسات، جذبات، تجربہ، شبہ وغیرہ شامل کیے جاتے تھے۔ شعور کے مطالعہ کے لیے پیش نظریے میں سب سے زیادہ اہمیت باطنی مشاہدہ طریقہ کو دی جاتی ہے۔

باطنی مشاہدہ طریقہ یعنی 'فرد دروں بینی سے اپنے ذہن میں سرگرم ذہنی اعمال کا مشاہدہ کرتا ہے'۔

اس طریقہ میں فرد کسی خاص وقوعہ یا حادثہ کے بارے میں اپنے احساسات، جذبات، تجربہ یا اپنے ذہنی اعمال کا دروں بینی سے بیان کرتا ہے۔ الفاظ میں آسان لگنے والا یہ طریقہ بہت زیادہ مشکل طریقہ ہے کیوں کہ اس طریقہ میں فرد نے جس وقوعہ یا حادثہ کے وقت اسے محسوس ہونے والی باتوں پر مرکوز ہوکر انہیں جان سمجھ کر ان کا لفظی بیان کرنا ہوتا ہے۔ خاص طور پر فرد نے محسوس کیے ہوئے جذبات کی شدت کا اظہار بھی اس طریقہ کا مرکز ہے۔

باطنی مشاہدہ طریقہ کا استعمال ہر فرد آسانی سے نہیں کرسکتا۔ اس کے لیے مخصوص تعلیم لینا ناگزیر ہوتا ہے۔ باطنی مشاہدہ تربیت یافتہ فرد کے ذریعہ دروں بین ہوکر اپنے ذہنی اعمال کا مطالعہ کرکے اس کا بیان کرنے والا طریقہ ہے۔

باطنی مشاہدہ طریقے کے فوائد اور حدود کا اظہار درج ذیل ہے :

فوائد :

- اس طریقہ میں کسی بھی قسم کے آلات کا استعمال نہیں ہوتا لہٰذا اسے سادہ اور آسان طریقہ کہہ سکتے ہیں۔
- اس طریقہ کو فرد جب چاہے اور جہاں چاہے استعمال کرسکتا ہے لہٰذا باطنی مشاہدہ کے لیے کسی بھی قسم کی تجربہ گاہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

حدود :

- اس طریقہ کا استعمال حیوانات، بچے، غیر تعلیم یافتہ لوگ نیز ذہنی مریضوں کے لیے نہیں کیا جاسکتا۔
- یہ طریقہ موضوعی ہونے کی وجہ سے فرد 'سچ' کہتا ہے یا 'اچھا' یہ سمجھا نہیں جاسکتا۔
- یہ طریقہ مکمل طور پر موضوعی ہونے کی وجہ سے اس کی تعلیم کرنا ممکن نہیں۔
- اس طریقہ میں اعادہ کا امکان نہیں ہوتا۔
- اس طریقہ سے صرف شعوری ذہن کا مطالعہ ہی کیا جاسکتا ہے : لاشعوری ذہن کا مشاہدہ نہیں کیا جاسکتا۔

(b) فطری مشاہدہ طریقہ (Naturalistic Observation Method) : فطری مشاہدہ طریقہ میں فرد کا مطالعہ فطری ماحول میں یعنی کسی بھی قسم کے انضباط کے بغیر کیا جاتا ہے لہٰذا اس طریقہ کو غیر منضبط مشاہدہ طریقہ کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ یہ طریقہ فرد/ گروپ/ وقوعہ جس حالت میں ہو اسی حالت میں مشاہدہ کیا جاتا ہے، ایسے مشاہدہ سے حاصل ہونے والی معطیات بیانیہ صورت میں ہی ہوتی ہے۔ شاہد کے ذریعہ کسی بھی قسم کے آلات کا استعمال کیے بنا ہی مخصوص وقوعہ کے حوالے سے حیوان، فرد یا گروپ کے کردار کا مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

مثلاً،

- دہشت گردانہ حملہ کے بعد گاؤں کے لوگوں کے ذہن پر چھائے ہوئے ڈر کا مطالعہ۔
- دو پیریڈ کے درمیانی وقفہ میں جماعت کے بچوں کے کردار کا مطالعہ۔

اس طریقہ کے فوائد اور حدود ذیل کے مطابق ہیں :

فوائد :

- مخصوص اور کبھی کبھار ہونے والے وقوعات جو فطری ماحول میں ہوتے ہیں۔
- ان وقوعات کا اعادہ نہ ہوسکنے کی وجہ سے ویسا ہی مطالعہ دوبارہ ممکن نہیں ہوتا۔

حدود :

- نہایت کم رونما ہونے والے معیّنہ وقوعات جو قدرتی یا فطری ماحول میں ہی رونما ہوتے ہیں ایسے وقوعات کا اعادہ نہیں ہوسکتا، جس کی وجہ سے دوبارہ وہی وقوعات کا مطالعہ ممکن نہیں ہوتا۔
- مشہور فرد/ گروپ کو اگر یہ احساس ہوجائے کہ ان کا مشاہدہ کیا جارہا ہے تب ان کے کردار میں تصنع پیدا ہوجاتا ہے۔
- مشاہدہ میں مشاہدہ کار سے بے خیالی میں معروضیت آجانے کا امکان زیادہ رہتا ہے مثلاً ایک ساتھ ہوجانے والے دو-تین وقوعات میں سے مشاہدہ کار کی توجہ کسی ایک وقوعہ پر زیادہ مرکوز ہوجائے تو اس وقوعہ کی پسند میں خواہ مخواہ معروضیت آجاتی ہے۔

(c) **باقاعدہ مشاہدہ طریقہ (Systematic Method)** : فطری مشاہدہ کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس میں مشاہدہ کار ایک وقت میں جس وقوعہ پر توجہ دے سکتا ہے لہٰذا صرف اسی وقوعہ سے متعلق باتوں کے ضمن میں معطیات حاصل ہوتی ہے۔ مشاہدہ کو زیادہ معتبر بنانے کے مقصد سے فطری مشاہدہ کی حالت میں مشاہدہ نگار نے وقت کے ساتھ ساتھ چند ٹیکنیکل آلات - مثلاً ایک طرف سے دیکھا جاسکے ایسا پردہ (ون وے اسکرین)، ٹیپ ریکارڈر، کیمیرہ، ویڈیو کیمرہ وغیرہ کا استعمال شروع کیا۔ سب سے پہلے فطری مشاہدے میں ایک جانب سے دیکھا جاسکے ایسا پردہ (ون وے اسکرین) کا استعمال شروع ہوا۔ اس کے ذریعہ جس پر تجربہ کیا جارہا ہے اس میں آجانے والے مصنوعی پن کو کم کرنے مشاہدہ کی تقسیم کرنے کی کوشش کی گئی۔ لیکن جب ایک ساتھ ایک سے زیادہ وقوعات رونما ہوں تب مشاہدہ نگار ان تمام وقوعات کی مکمل معطیات حاصل نہیں کرسکتا۔ ایسے حالات میں ٹیپ ریکارڈر، کیمیرہ، وڈیو کیمیرہ وغیرہ آلات کے استعمال کے ذریعہ مشاہدہ نگار کی خامی کے ساتھ ساتھ موضوعی پن کی خامی پر بھی انضباط ممکن ہوسکا۔ ان تمام باتوں کو باقاعدہ اور معروضی مطالعہ ممکن ہوسکا۔

فائدہ :

- باقاعدہ مشاہدہ میں، مشاہدہ کیے جارہے تمام وقوعات کی چھوٹی سے چھوٹی باتوں کا چوکسائی کے ساتھ مطالعہ ممکن ہونے کی وجہ سے اس طریقہ کو فطری مشاہدہ سے زیادہ معتبر طریقہ کہا جاسکتا ہے۔

حدود :

- اچانک رونما ہونے والے وقوعات کا مطالعہ اس مشاہدہ کے ذریعہ نہیں کیا جاسکتا۔

(d) **ساحتی مشاہدہ طریقہ (Field Observation Method)** : ساحتی مشاہدہ طریقہ ایسا طریقہ ہے جس میں کسی مخصوص قسم کا انضباط نہیں ہوتا۔ لیکن کچھ مطالعے ایسے ہوتے ہیں جس میں مشاہدہ نگار کو وقوعہ یا حادثہ کے مقام پر پہنچ کر ہی اس کا مشاہدہ کرنا ہوتا ہے۔ ایسے مطالعہ کو ساحتی مشاہدہ کہتے ہیں۔ مثلاً،

- اترانچل میں آنے والے سیلاب کا مشاہدہ سیلاب زدہ مقام یا حلقہ میں جاکر ہی کیا جاسکتا ہے۔
- گجرات کے دیہاتوں میں عورت سرپنچ کے ذریعہ عورتوں کو اقتدار دینا اور عورتوں کی بھلائی کے عمل کو سمجھنا وہاں کی عورتوں کے ذریعہ مویشیوں کو پالنے، ڈیری صنعت یا سلائی بھرت کے میدان میں کی گئی ترقی کا مطالعہ متعلقہ دیہات میں جاکر ہی کیا جاسکتا ہے۔

فائدہ :

- کسی علاقے میں جاکر کیے جانے والے مشاہدہ میں جس وقوعہ کا احساس کرنا ہو اس میں چوکس رہ کر اور باریک بینی کے ساتھ مطالعہ ممکن ہونے کی وجہ سے اسے زیادہ معتبر مشاہدہ کہا جاسکتا ہے۔

حدود :

- اس مشاہدہ کے ذریعہ صرف ہم عصر وقوعات ہی کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

(e) **اشتراکی مشاہدہ (Participatory Observation)** : فرض کیجیے کہ کسی مشاہدہ نگار کو کسی گروپ یا گروہ کی ایسی باتوں کا مطالعہ کرنا ہے کہ جن کے بارے میں کوئی خاص معطیات کہیں سے بھی دستیاب نہ ہوں یا تو مشاہدہ نگار کو ایسی باتوں کا مطالعہ کرتا ہے جو اس گروہ کے علاوہ اور کہیں سے دستیاب نہ ہو سکے۔ ایسے میں مشاہدہ کار خود بھی اس گروہ کا ممبر بن جاتا ہے تاکہ اس گروپ کی کارگزاریوں کا باریکی سے مشاہدہ کیا جاسکے اور وہ اپنے اصل ہدف کو حاصل کرسکے۔ اس طرح کے مشاہدہ کا بنیادی فائدہ یہ ہے کہ مشاہدہ کار خود بھی گروپ کا ممبر ہونے کی وجہ سے گروپ کے دیگر ممبران کا اعتبار حاصل کرکے فطری ماحول میں ہی من چاہا مطالعہ کرسکتا ہے۔ مثلاً،

- کسی ڈھونگی بابا کی پول کھولنی ہو تو اس کا مخصوص چیلا بن کر اندرونی حالات کی جانکاری حاصل کی جاسکتی ہے۔
- بردہ فروشی (Human Trafficking) سے منسلک گروہ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے مشاہدہ کار کو گروہ کا رکن بن کر ہی معلومات حاصل کرنی پڑے گی۔

فوائد :

- دوسرے میدانوں میں حاصل نہ ہو پانے والی معطیات بھی اس مشاہدہ کے ذریعہ مشاہدہ کار آسانی سے حاصل کرسکتا ہے۔

حدود :

- اس قسم کے مشاہدہ میں مشاہدہ کا رمنشا گروہ والوں کو پتا چل جانے سے مشاہدہ نگار کے لیے اپنا کام پورا کرنا ناممکن بن جاتا ہے۔

(f) تقابلی مشاہدہ (Comparative Observation Method) : دوگروپ یا دو اشخاص کے کردار کا موازنہ کرنا ہو تب تقابلی مشاہدہ طریقہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ دونوں گروہوں کا مشاہدہ کرکے مشاہدہ کار کے ذریعہ گروہوں کا موازنہ کرکے نتائج اخذ کیے جاتے ہیں۔ مثلاً،

- تکنیک کا دلدادہ نوجوان اور ادھیڑ عمر کے شخص کا تکنیکی علم
- حکومت کی جانب سے دیہی اور شہری حلقوں میں دی جانے والی تعلیمی/ حفظانِ صحت کی سہولیات

فوائد :

- تقابلہ کے لحاظ سے یہ طریقہ دوسرے طریقوں سے زیادہ معتبر ہے۔

حدود :

- اس طریقہ میں تقابلہ کا نظریہ ہونے کی وجہ سے دیگر معطیات حاصل نہیں ہوتی۔

(2) طویل مدتی، ہم عصر اور شخصی تاریخ طریقہ (Longitudinal, Cross Sectional and Case History Methods) : یہاں دیے گئے طریقوں میں سے طویل مدتی اور ہم عصر طریقے خاص طور پر بچوں کی نشو ونما کے طبقات کا مطالعہ کرنے کے لیے استعمال میں لیے جانے والے طریقے ہیں۔

طویل مدتی طریقہ (Longitudinal Method) :

طویل مدتی مطالعہ لمبے عرصے تک کیا جانے والا مطالعہ ہے۔ نشو ونمائی نفسیات میں بچوں کی عمر بڑھنے کے ساتھ ساتھ ان میں آنے والی نشو ونمائی تبدیلیوں کا باقاعدہ مطالعہ کرنے کے لیے بیشتر اس طریقہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ کبھی کسی دوا یا غذا کے طویل مدتی اثرات کا مطالعہ کرنا ہو نیز میڈیکل سائنس میں مرض مخالف ٹیکہ بنانے کے لیے اور اس کے لمبے عرصہ میں ہونے والے اثرات جانچنے کے لیے اس طریقہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ لمبے عرصے تک کیے جانے والے مطالعات ہوں تب طویل مدتی طریقہ کا استعمال کرنا مناسب شمار کیا جاتا ہے۔

طویل مدتی مطالعہ کسی ایک ہی گروہ پر مسلسل پانچ سے، پچیس برسوں تک کے لمبے عرصہ تک کیا جاتا ہے۔ مطالعہ کے مقررہ عرصہ کے درمیان ہر تین یا چھ مہینے میں گروہ کی جانچ کرکے اس کا موازنہ پچھلے مطالعات کے ساتھ کرکے اس مدت کے درمیان ہونے والی تبدیلیوں پر سے اس بارے میں نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے۔

فوائد :

- اس قسم کے مطالعہ میں شامل تمام تفاعل کی چھوٹی سی چھوٹی باتوں کا شخصی مطالعہ ممکن ہوجاتا ہے۔
- اس قسم کے مطالعے کے ذریعہ جنس، عمر، جغرافیائی حلقوں کے مطابق طویل مدتی مطالعہ کرکے تقابلی موازنہ کیا جاسکتا ہے۔

حدود :

- بہت زیادہ لمبے عرصے تک چلنے والے ایسے مطالعات میں لوگوں کا ساتھ کم ملتا ہے اور وہ مطالعہ سے تنگ آجاتے ہیں۔
- طویل مدتی مطالعہ میں بہت زیادہ وقت، قوت اور صبر کی ضرورت ہوتی ہے۔
- چھوٹے گروپ کا مطالعہ کرنے سے اعتبار کم ہوجاتا ہے۔
- لمبے عرصہ تک نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

ہم عصر طریقہ (Cross Secional Method) :

ہم عصر طریقہ قطع داری مطالعہ طریقہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ طویل مدتی مطالعہ طریقہ کا استعمال نشو ونمائی نفسیات میں کیا جاتا ہے۔ لیکن وقت کی قلت ہو اور مطالعہ تیزی سے پورا کرنا ہو تب ہم عصر طریقہ کا استعمال آسان ہو جاتا ہے۔ خاص طور پر نشو ونما کے طبقات کا تیزی سے اور ایک ہی وقت میں مطالعہ کرنا ہو تب مطالعہ میں شامل کیے گئے تمام عمر کے لوگوں کا مطالعہ ایک ساتھ کرنا ہوتا ہے، اس طریقہ کو ہم عصر مطالعہ طریقہ کہا جاتا ہے۔ طویل مدتی مطالعہ طریقہ میں مطالعہ میں شامل تمام عمر کے طبقات میں سے بچے گزر جائیں وہاں تک راہ دیکھنا پڑتی ہے اور مطالعہ کا عرصہ پورا نہ ہو وہاں تک کسی قسم کے نتیجے پر نہیں پہنچا جاسکتا۔ ہم عصر مطالعہ طریقہ کے ذریعہ ایک ہی وقت میں نشو ونما کے مختلف طبقات کا تقابلی مطالعہ کر کے نتیجے پر پہنچا جاسکتا ہے۔

فوائد :

- طویل مدتی مطالعہ طریقہ کے بدلے اس طریقہ میں وقت، قوت اور اخراجات کی بہت بچت ہوتی ہے۔

حدود :

- اس مطالعہ طریقہ میں ایک ہی بچہ میں یا فرد میں مختلف عمروں میں آنے والی مختلف تبدیلیوں کا مطالعہ نہیں کیا جاسکتا۔

شخصی تاریخ طریقہ (Case History Method) :

نام جیسے گُن رکھنے والے اس طریقہ میں زیرِ مطالعہ شخص / زیرِ تجربہ شخص کی تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اب تک متعارف ہو چکے تمام مختلف طریقے گروپ یا گروہ کا مطالعہ کرنے والے طریقے ہیں۔ لیکن شخصی تاریخ طریقہ ایسا طریقہ ہے جس میں ایک ہی وقت پر ایک ہی شخص کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ میں مطالعہ کی ضرورت کے مطابق اس میں کبھی خاندان یا گروپ کا بھی ایک اکائی کے طور پر مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔ مطالعہ کے اس طریقہ میں شخص کے ماضی اور حال کے حالات کے بارے میں معلومات حاصل کی جاتی ہے۔ اس کی خاندانی، سماجی نیز ماحولی اور حال ہی میں نمو پذیر ہونے والے وقوعات کے پیشِ نظر شخص کے متعلق معطیات اکٹھی کی جاتی ہے۔ شخصی تاریخ طریقہ میں محقق کے ذریعہ کسی بھی قسم کی دخل اندازی نہیں کی جاتی۔

فوائد:

- صرف شخص کے متعلق معلومات حاصل کر کے اس کے متعلق گہرائی سے مطالعہ کیا جاسکتا ہے نیز اس کے ماضی اور حال پر سے اس کے مستقبل کے کردار کے بارے میں پیشین گوئی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

حدود :

- شخصی تاریخ طریقہ کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ اس میں حاصل ہونے والی معلومات صرف بیانیہ صورت میں ہوتی ہیں اس لیے ان کا تجزیہ کرنے میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔

تجربہ کا طریقہ (Experimental Method) :

تجربے کا طریقہ نفسیات کا مغز ہے۔ تجربے کے طریقہ نے نفسیات کو سائنس کا درجہ دلوا کر اسے دوسرے سائنسوں کی قطار میں مقام دلوایا ہے۔ ہم آگے دیکھ چکے ہیں کہ نفسیات میں مشاہداتی نظریہ تو شروع سے ہی مستعمل طریقہ ہے۔ لیکن اس میں ولہیم ونٹ تجرباتی نظریہ اپنا کر 1879 میں اسے جدید نکتہ کے ساتھ سائنس میں اپنا مقام حاصل کرنے کے قابل بنا دیا ہے۔

تعریف :

- تجربہ یعنی منضبط حالات میں کیا جانے والا مشاہدہ۔
- تجربہ با مقصد طور پر شرائط کی بنیاد پر مخصوص حالات پیدا کر کے ان میں ضروری ضابطے کے زیرِ اثر کیا جانے والا مشاہدہ ہے۔ **-ٹیٹشنر**
- تجرباتی حالات میں ایک متغیر میں با مقصد تبدیلی کر کے، اس تبدیلی کا دوسرے متغیر پر کیا اثر ہوتا ہے اسے جاننے کے لیے دو متغیرات کے باہم تعلق کا کیا جانے والا مشاہدہ ہے۔ **- بی.ایف.اینڈرسن**

تجربے کی خصوصیات :

(a) **انضباط :** تجربہ گاہ میں کیے جانے والے کسی بھی تجربے پر اگر انضباط نہ ہو تو ایک متغیر کی دوسرے متغیر پر کیا اثر ہوتی ہے وہ ہم صحیح طور پر نہیں جان سکتے لہٰذا تجربہ کرنے والا تجربے کے درمیان جن متغیرات کا مطالعہ کرنا چاہتا ہو اس کے علاوہ اسے دیگر تمام متغیرات پر انضباط رکھنا ہوتا ہے۔

مثلاً، نیند کی گولی فرد کی کام کرنے کی مہارت پر ہونے والے اثرات کو جانچنے کے تجربے میں نیند کی گولی لینے کی عادت والے فرد پر تجربہ کرنے سے مناسب نتائج حاصل نہیں ہوتے۔

(b) **تبدیلی :** تبدیلی تجربے کی نہایت اہم خصوصیت ہے۔ اگر تجربے میں تبدیلی نہ کی جائے تو حالات ویسے کے ویسے ہی رہتے ہیں، اسی وجہ سے مطالعہ ممکن نہیں ہو پاتا۔ لہٰذا تبدیلی فطری مشاہدے کے مقابلہ میں تجربہ مشاہدہ کو مزید سائنسی درجہ بخشنے والی خاصیت کہی جاسکتی ہے نیز تجربہ کرنے والا آزاد متغیرات میں ایک سے زیادہ مرتبہ تبدیلی بھی لاسکتا ہے۔

مثلاً، شور/ درجۂ حرارت کے تعلیم پر ہونے والے اثرات جانچنے کے تجربے میں شور بناکے، کم شور والے اور زیادہ شور والے حالات میں مختلف تبدیلیاں لاکر مختلف حالات میں فرد پر تعلیم کی مہارت میں ہونے والے فرق کا مطالعہ کیا جاسکتا ہے۔

(c) **اعادہ :** تجربے کو فطری مشاہدہ سے زیادہ معتبر درجہ حاصل ہوا ہے تو وہ اس کی تبدیلی کرنے والی خاصیت کی وجہ سے ہوا ہے۔ کسی بھی قسم کے فطری مشاہدہ میں اعادہ ممکن نہ ہونے کی وجہ سے اس کے نتائج کی پرکھ کی گنجائش نہیں رہتی۔ اسی لیے فطری مشاہدہ سے تجربہ گاہ میں کیا جانے والا تجربہ زیادہ معتبر شمار کیا جاتا ہے۔ وقت اور حالات میں بدلاؤ آنے پر دکھائی دینے والی تبدیلی کا مطالعہ اعادہ کی وجہ سے ہی ممکن ہوتا ہے۔

مثلاً، پہلے کیے گئے تجربات کے نتائج سے یہ پتہ چلتا ہے کہ عورتوں میں مرد سے زیادہ مشورہ ماننے کی اہلیت ہوتی ہے۔ اب جب کہ عورت اتنی کمزور نہیں رہی بلکہ مستحکم ہوئی ہے، تعلیم حاصل کر کے تعلیم یافتہ ہوجانے کے بعد درج بالا نتائج میں کوئی بدلاؤ آیا ہے یا نہیں اس بات کو اعادہ کرنے کے بعد ہی جانچا جاسکتا ہے۔

(d) **معروضیت :** تجربہ کے دوران تجربہ کار/ مشاہدہ کار کی کسی بھی ذاتی سوچ، نظریہ اور تعصب وغیرہ کے بغیر کا مشاہدہ یعنی معروضیت۔

کسی بھی تجربہ کے نتائج کو معتبر بنانے میں تجربہ کار/ مشاہدہ کار میں معروضیت کا ہونا ناگزیر ہے۔ جب کہ تجربہ میں تجربہ کار/ مشاہدہ کار کی ذاتی سوچ، نظریات اور تعصّبات مشاہدہ میں در آتے ہیں تب اسے موضوعات کہا جاتا ہے۔ موضوعاتی نتائج میں کسی نہ کسی طریقہ سے مشاہدہ کار کی ذاتی بابت نتائج پر برے اثرات ڈالتی ہے۔

مثلاً، نیند کی گولی کے اثر کا جس پر تجربہ کیا جارہا ہے وہ تجربہ کے درمیان اتفاقاً جماہی لے تب تجربہ کار اسے نیند کی اثر سمجھ لے تو اسے معروضیت نہیں کہا جاسکتا۔

متغیر (Variable) : تجربہ کی شروعات کرنے سے پہلے تجربہ کار پورا تجربہ کس طرح کیا جائے گا اس کا مکمل منصوبہ بناتا ہے۔ اس میں متغیرات کافی اہم ہوتے ہیں۔ متغیر کی تجربہ میں کافی اہمیت ہوتی ہے۔ کیوں کہ پورے تجربے کے دوران متغیرات کا مناسب طریقہ سے انتظام نہ کیا جائے تو تجربے کی نتائج پر برا اثر پڑتا ہے۔

آزاد متغیر (Independent Variable) : تجربے میں جس متغیر کے اثرات کی جانچ کرنی ہے اور تجربہ کار ضرورت کے مطابق جس میں تبدیلی کرسکتا ہو اسے آزاد متغیر کہتے ہیں۔

تجربے کے درمیان آزاد متغیر میں فرق کرنے سے حالات میں بھی تبدیلی ہوگی، اس تبدیلی کے لیے ذمہ دار آزاد متغیر کے اثرات تجربے کے دوران دو طرح سے جانچے جاسکتے ہیں۔ 'متغیر یعنی ایسی صورتِ حال، عامل یا وقوعہ جس میں تبدیلی ممکن ہو۔

- آزاد متغیر کو موجود یا غیر موجود رکھ کر
- آزاد متغیر کی شدت/ پیمانے میں تفریق کرکے

مثلاً،

- جس فرد پر تجربہ کیا جارہا ہواس کی یادداشت پر الکحل کے ہونے والے اثرات جانچنے کے تجربہ میں الکحل آزاد متغیر ہے۔ الکحل کے اثرات دوطرح سے جانچے جاسکتے ہیں۔
- جس پر تجربہ کیا جارہا ہے اسے الکحل دے کر (آزادصورتِ حال) اور الکحل دیے بنا (منضبط صورتِ حال)۔
- الکحل کی پیمائش میں تفریق کرکے، ایک گروپ کو 50 م ل ، دوسرے گروپ کو 100 م ل، تیسرے گروپ کو 150 م ل دے کر تینوں گروپ کی یادداشت کا موازنہ کرکے آزاد متغیر کی پیمائش میں تفریق کرنے سے ہونے والی تبدیلیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔

منحصر متغیر (Dependent Variable) :

تجربے کے دوران آزاد متغیر کا سیدھا اثر جس پر پڑتا ہے اسے منحصر متغیر کہتے ہیں۔ منحصر متغیر، آزاد متغیر پر منحصر ہونے کی وجہ سے اسے منحصر متغیر کے طور پر پہچانا جاتا ہے۔ منحصر متغیر کو تجربہ کا نتیجہ بھی کہتے ہیں۔ تجربہ کار تجربے کے درمیان کبھی بھی منحصر متغیر میں فرق نہیں کرسکتا۔

مثلاً، درج بالا مثال ''جس پر تجربہ کیا جارہا ہے اس کی یادداشت پر ہونے والے اثر کو منحصر متغیر کہتے ہیں۔''

منضبط متغیر : تجربہ کے دواران آزاد متغیرات کی سیدھی اثر جانچنے کے لیے آزاد متغیر کے علاوہ جو متغیرات منحصر متغیر پر جانے انجانے میں اثر کرسکتے ہوں ان متغیرات کا تجربے کے دوران تجربہ کار کے ذریعہ منضبط کیا جاتا ہے اسے منضبط متغیر کہتے ہیں۔ تجربہ کے دوران منضبط متغیر کا اگر مناسب طریقہ سے انضباط کیا گیا ہو تب ہی اس آزاد متغیر کی صاف اثر کو جانچا جاسکتا ہے۔ تجربے کے دوران منضبط متغیر کا مناسب طریقہ سے انضباط نہ کیا گیا ہو تب تجربے میں تجرباتی غلطی واقع ہوتی ہے۔

تجربے کی مثال : درج بالا تجربے کی اصل باتوں کو تجربے کی مثال سے زیادہ واضح کریں۔

فرض کیجیے، ہمیں فرد کی ذہنی قوت پر تھیامین کی اثر جانچنے کے لیے تجربہ کرنا ہے، ایک بچہ کی ذہنی قوت پر تھیامین کی اثر ہوتی ہے یا نہیں اسے جانچنا ہے، اس تجربے میں تھیامیان آزاد متغیر ہے۔ بچہ کی ذہنی قوت منحصر متغیر ہے، لہٰذا تھیامین کے علاوہ جو متغیر بچہ کی ذہنی قوت پر اثر کرسکتے ہوں ایسے تمام دیگر متغیرات کو پوری طرح منضبط کرنا اشد ضروری ہے۔

بچہ کو تھیامین دینے سے قبل اس کی ذہنی قوت کی پیمائش کی جاتی ہے۔ اس کے بعد بچہ کو مسلسل چھ مہینوں تک تھیامین دینے کے بعد اس کی ذہنی قوت کی پیمائش کی جاتی ہے۔ بچہ کی ذہنی قوت پہلے سے زیادہ معلوم ہوتی ہے تو تھیامین بچوں کی ذہنی قوت پر اثر کرتی ہے، ایسا کہا جاسکتا ہے۔

یہ مطالعہ طویل مدتی ہونے کی وجہ سے اس بچہ کی ذہنی قوت پر تھیامین کا اثر ہوا ہے یا اس کی عمر بڑھنے کی وجہ سے اس کی یادداشت بڑھی ہے یہ طے نہیں کیا جاسکتا۔

درجِ بالا تجربے کی یہ حد دور کرنے کے لیے یہ تجربہ بچوں کے دو مختلف گروہوں پر کیا جاسکتا ہے جس میں دونوں گروہ کے بین تفاعل متغیرات، عمر، جنس، تعلیمی لیاقت اور سماجی معاشی درجہ کے نظریے سے متوازن کرکے ان میں سے ایک گروپ - منضبط گروپ کو تھیامین دیے بغیر ہی اس گروپ کی ذہنی قوت کی پیمائش کی جاتی ہے اور دوسرے گروپ - تجرباتی گروپ کو مسلسل مقررہ عرصہ کے لیے تھیامین دینے کے بعد/ تھیامین دے کر ذہنی قوت کی پیمائش کی جاتی ہے۔

اس کے بعد دونوں گروپ کی ذہنی قوت کا موازنہ کرنے پر اگر تجرباتی گروپ کا ذہنی عدد منضبط گروہ سے زیادہ حاصل ہوتا ہو تو ذہنی قوت پر تھیامین کا واضح اثر ہوا ہے ایسا ضرور کہہ سکتے ہیں۔ یوں اس طرح سے نتائج اخذ کرکے فرد کی ذہنی قوت پر تھیامین کے اثر کو تجرباتی سطح پر کہا جاسکتا ہے۔

تجربے کے فوائد اور حدود :

فوائد :

- تجربے میں انضباط ممکن ہونے کی وجہ سے تجربے کا مقصد پورا ہوتا ہے۔آزاد متغیّر کا صاف اثر جانچا جاسکتا ہے۔
- تجربے میں اعادہ ممکن ہونے کی وجہ سے نتائج کا معیار بنتا ہے نیز تجربے کا اعادہ کر کے باریک بینی سے اس کا مطالعہ کرنا ممکن ہوتا ہے۔
- تجربہ کار اپنی خواہش کے مطابق تجربہ میں تبدیلی/ دخل اندازی کرسکتا ہے۔
- تجربے کے نتائج صاف اور اعدادی ہئیت میں حاصل ہونے کی وجہ سے ان کا تجزیہ اور سمجھ آسان ہوتی ہے۔

حدود :

- تجربے میں تجربے کے مقصد کی خبر اگر جس پر تجربہ کیا جارہا ہے اسے ہوجائے تو کام میں مصنوعی پن آجانے کا امکان رہتا ہے۔
- تجربہ زندہ انسان یا حیوان پر کیا جاتا ہے لہٰذا اس کا ساتھ بہتر اور منظّم تجربے کے لیے ضروری ہوجاتا ہے۔
- تجربہ کرتے وقت کئی بار تجربہ کار کے لیے اخلاقی، قانونی اور سماجی باتیں بندھن ثابت ہوسکتی ہیں۔

(4) سوالنامہ طریقہ (Question Method):

سوالنامہ طریقہ کسی بھی تحقیق کے لیے معطیات حاصل کرنے کا سب سے آسان اوزاں اور بہت سے محققین کا پیارا آرا ہے۔سوالنامہ یعنی مختص معطیات حاصل کرنے کے مقصد سے مسئلہ/ مقصد کے حوالوں سے تیار شدہ سوالوں کی فہرست/ سلسلہ جس میں جواب دینے والے کو ہر سوال پڑھ کر،غور کر کے،سمجھ کر جواب دینے ہوتے ہیں۔

تعریف : سوالنامہ یعنی طے شدہ وقت میں مخصوص معطیات کو حاصل کرنے کے مقصد سے تیار کیا گیا سوالوں کا گروپ۔

سوالنامہ سوالوں کا ایسا گروپ ہوتا ہے جس میں تحقیق کے قابل مضمون سے متعلق آسان سوالوں کا جواب جس پر تجربہ کیا جانا ہے اسے خود دینا ہوتا ہے۔محقق بذات خود جواب دینے والے کے روبرو جاکر ان سے سوالنامہ کے جواب لکھوا سکتا ہے۔ تجربہ جس پر کیا جارہا ہے وہ اپنی رائے کے مطابق جواب دیتا ہے۔سوالنامہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں اگر تجربہ کار/ مشاہدہ نگار کے پاس وقت کی قلت ہوتو وہ اپنا سوالنامہ ڈاک کے ذریعہ بھیج کر بھی ان کے جواب حاصل کرسکتا ہے۔ اسی لیے سوالناموں کے ذریعہ کم سے کم وقت میں گروپ کے پاس سے معطیات اکٹھا کی جاسکتی ہے۔سوالنامے کے سوال مسئلوں کے حوالے سے،حریح اور واضح نیز جواب دینے والے کی راہبری نہ کرنے والے ہونے چاہئیں۔سوالنامے میں سوالوں کی ترتیب منطق ہونا نہایت ضروری ہے۔

سوالنامے کے سوالوں کی ہیئت کی بنیاد پر ان کی مختلف اقسام کی گئی ہیں : (1) بند/ علامتی/ محدود سوالنامہ اور (2) کھلے/ آزاد/ نظریاتی / بڑے سوالوں کے سوالنامے دیکھے جاتے ہیں۔

سوالنامہ خودساختہ بھی ہوسکتا ہے۔سوالنامے کے سوال حقیقی یا نظریاتی بھی ہوسکتے ہیں۔سوالنامے کے فوائد اور حدود درج ذیل ہیں :

فوائد :

- سوالنامہ ایک ساتھ بڑے گروپ کو دیا جاسکتا ہے۔
- سوالنامہ تیز،تعصّبات بغیر کی معروضی پیمائش کا طریقہ ہے۔
- سوالنامہ پُر کروانے کا انتظام،معطیات حاصل کرنا اور تجزیات کے نظریے سے دوسرے طریقوں سے زیادہ آسان طریقہ ہے۔
- سوالنامے میں عام طور پر سوالوں کے حوالے سے معطیات حاصل ہوتی ہے۔اس کے سبب غیر ضروری معطیات کو روکا جاسکتا ہے۔

حدود :

- سوالنامہ میں محقق کو کئی بار نمائندگی کرنے والا پسند کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔
- لوگوں تک پہنچائے گئے تمام سوالنامے پُر ہوکر واپس نہیں آتے اور جو پُر ہوکر واپس آتے ہیں ان میں بھی بہت سی معلومات نامکمل اور غیر واضح ہوتی ہیں۔

- سوالنامہ کی سب سے بڑی خامی یہ بھی ہے کہ اس میں علامتی اور بند سوال ہونے کی وجہ سے حاصل ہونے والی معلومات میں، نیا پن، خلاقیت اور شخصی پن کا فقدان ہوتا ہے۔
- سوالنامہ کے جواب لکھنے کے لیے صرف پڑھے لکھے اور مخصوص زبان (سوالنامہ کی زبان) جاننے والوں میں سے ہی نمونے کے انتخاب کا احتمال ہوتا ہے۔

(5) انٹرویوطریقہ (Interview Method) : 'ملاقات یعنی بالمقابل روبرو بات چیت'۔

سوالنامہ میں جواب دینے والا حقیقی یا اچھے جواب دیتا ہے یا نہیں اس کے بارے میں پتہ نہیں چلتا۔ نیز سوالنامہ اس نے خود نے پُر کیا ہے یا کسی اور کے پاس سے پُر کروایا ہے اس ضمن میں معلومات حاصل نہیں ہو پاتی۔ سوالنامہ کی حدود انٹرویوطریقہ سے دور ہوجاتی ہے۔

تعریف : ''ملاقات سماجی باطنی مشاہدہ کا طریقہ ہے''۔ **گڈ اور ہٹ**

''ملاقات انٹرویو ایک باطنی شخصیتی صورتِ حال ہے، جس میں انٹرویو دینے والا تحقیق سے متعلق سوالات کے جواب دیتا ہے۔'' **کرلنگر**

''انٹرویو- انٹرویو لینے والے کا مقصد، انٹرویو دینے والے کے خیالات، نظریات، طرزِ نظر جان کر اس کے ذریعہ مخصوص معلومات حاصل کرنی ہوتی ہے۔ **میکوبی اور میکوبی**

انٹرویوطریقہ میں محقق خود یا تربیت یافتہ انٹرویو لینے والا افسر انٹرویو دینے والے کو تیار/ طے شدہ/قبل علامتی سوال پوچھتا ہے۔ انٹرویو لینے والا انٹرویو دینے والے کو محقق کے منصوبہ/ مقصد بتا کر اپنے سوالوں کے جواب دینے کی ترغیب دیتا ہے اور مطالعہ سے متعلق سوالات کے جواب حاصل کرتا ہے۔ انٹرویوطریقہ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ انٹرویو لینے والا انٹرویو دینے والے کے جسمانی نقل وحرکت اور اشارات کی بناء پر سوالوں کے جواب صحیح ہیں یا نہیں اس ضمن میں نتیجہ اخذ کرسکتا ہے۔ سوالوں کی قسم کی بنیاد پر انٹرویوطریقہ کو ترتیبی ملاقات یا بنا ترتیبی ملاقات، ہیئتی ملاقات یا بنا ہیئتی ملاقات جیسی اقسام کا استعمال انٹرویو لینے والا کرتا ہے۔

فوائد :

- بچوں اور غیر تعلیم یافتہ لوگوں کا مطالعہ اس انٹرویوطریقہ میں ممکن ہوتا ہے۔
- انٹرویوطریقہ میں جواب دینے والے کا بھروسہ حاصل کرکے، ان سے ذاتی سوالات یا جن کے جواب دینے میں اسے ہچکچاہٹ محسوس ہورہی ہوایسے تمام سوالات کے بارے میں سمجھا کر ان کی ہچکچاہٹ دور کرکے جوابات حاصل کیے جاسکتے ہیں۔

حدود :

- اس طریقہ میں جواب دینے والے ہر فرد کی روبرو ملاقات کرنی ہوتی ہے لہٰذا سوالنامہ طریقہ سے یہ طریقہ زیادہ مہنگا ہے، اس میں وقت اور قوت کا استعمال بھی زیادہ ہوتا ہے۔
- کئی بار اچانک ملاقات کرنے والے افسر کے تعصّبات کا اثر بھی جوابات پر دکھائی دیتا ہے۔

(6) نفسیاتی آزمائش کا طریقہ طریقہ (Psychological Tests) :

اب تک ہم نے کردار کے مطالعہ کے بارے میں معطیات اکٹھا کرنے کے مختلف منابع کے بارے میں سمجھ حاصل کی ہے۔ معطیات اکٹھا کرنے کے منابع میں زیادہ تر جس پر تجربہ کیا جاتا ہے/ نمائندہ کے پاس سے کسی نہ کسی ہیئت میں معطیات حاصل کی جاتی ہے۔ لیکن نفسیاتی پیمائش کا طریقہ، فرد کے کردار کا مطالعہ دیگر معطیات اکٹھا کرنے کے طریقوں سے مختلف انداز سے کرتا ہے۔

نفسیاتی آزمائش فرد کے کردار کی خاصیتوں یا کردار کی مختلف ہیئتوں کی پیمائش کرتا ہے۔ ایسا کہنے میں ذرا بھی مبالغہ نہیں کہ فرد کے کردار کی جتنی مختلف ہیئتیں ہیں اتنی ہی مختلف نفسیاتی آزمائش بھی ہوتی ہیں۔ مختلف کردار کی خاصیتوں کی پیمائش کے لیے مختلف نفسیاتی آزمائشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

''نفسیاتی آزمائش فرد کے کردار کا نمونے کے طور پر معروضی پیمائش کرتی ہے۔'' **انا سٹسی**

''نفسیاتی آزمائش فرد کے ذہنی اعمال، خصوصیات کا کیفی یا ابعادی پیمائش کرنے کا طریقہ ہے۔'' بینے

''نفسیاتی آزمائش دو یا دو سے زیادہ افراد کے کردار کی تقابلی پیمائش کرنے کا طریقہ ہے۔ کوعبیک

نفسیاتی آزمائش کی خصوصیات :

نفسیاتی آزمائش کی خصوصیات اس طرح ہیں: کردار کے نمونے کی پیمائش، معیاریت، قدریں، معروضیت، صحت مندی، معتبریت۔

کردار کے نمونے کی پیمائش : ہم نے اناسٹسی کی تعریف میں دیکھا کہ نفسیاتی آزمائش کردار کے نمونے کی پیمائش کرتی ہے۔کبھی بھی کوئی ایک نفسیاتی آزمائش فرد کے مکمل کردار کی پیمائش نہیں کرسکتی۔مختلف قسم کی آزمائش فرد کے کردار کے مخصوص پہلو کی پیمائش کر کے اس پہلو کے مطابق خصوصیات کا اظہار کرتی ہے۔نفسیات آزمائش کا اصل مقصد ہی یہ ہے کہ وہ فرد کے کردار کے مختلف پہلوؤں کا مطالعہ کر کے ان کے بارے میں پیشین گوئی کرسکے۔

معیاریت : نفسیاتی آزمائش لینی اور اس پر سے محصولی اعداد وضع کرنے کے لیے طے کی گئی طے شدہ/قطعی طریقہ/طرزِ طریقہ کونفسیاتی آزمائش کی معیاریت کہتے ہیں۔

نفسیاتی آزمائش کے نتائج کی معتبریت کے لیے آزمائش لیتے وقت آزمائش لینے والے کو دی جانے والی ہدایات، آزمائش کے لیے طے شدہ وقت، آزمائش لینے کی یکسانیت کے بارے میں معلومات ہونا اشد ضروری ہے۔

مثلاً کئی نفسیاتی آزمائشوں میں اس کے لیے طے کیے گئے وقت میں فرد کے ذریعہ کیے گئے کام کی بنیاد پر مارکنگ کی جاتی ہے لہٰذا ایسی آزمائش کو مخصوص وقت میں پورا کرنا ضروری ہے۔ طے شدہ وقت سے زیادہ وقت دیے جانے پر آزمائش کے نتائج کی معتبریت پر غلط اثر پڑتا ہے۔

آزمائش لینے والے اور آزمائش دینے والے کے لیے، ہر مقام پر یکسانیت کو برقرار رکھنا اشد ضروری ہوتا ہے۔

قدریں : 'قدروں سے مراد آزمائش میں نارمل یا اوسط کام''

نفسیاتی آزمائش تیار کرتے وقت اس کی قدروں کی اہمیت زیادہ ہوتی ہے۔قدریں یعنی آزمائش کی معیاریت کے وقت وضع کردہ اصول یعنی آزمائش جس گروپ کے لیے تیار کی گئی ہو اس مجموعی ہیئت میں سے مخصوص نمائندہ نمونے لے کر اس پسندیدہ گروپ کا اوسط کام۔اس اوسط کام کی مدد سے فرد کا مقام طے کیا جاتا ہے۔گروپ کے اس اوسط کام کو اس گروپ کی قدریں کہتے ہیں۔

عام طور پر آمائش تیار کرنے والے نے جس گروپ پر مدار کیا ہو اس کی قدروں کو اسی گروپ پر لاگو کیا جاسکتا ہے۔فرض کیجیے کہ ایک ذہنی آزمائش کو بالغ عمر کے گروپ کے لیے تیار کر کے اس کی قدروں کو طے کیا گیا ہو تو اب اس آزمائش کو ہائی اسکول کے طلبہ پر آزمایا جائے تو ان طلبہ کا ذہانتی ہندسہ بہت کم آئے گا۔کیوں کہ یہ آزمائش تو بالغ عمر کے گروپ کے لیے تیار کی گئی تھی اور انہی پر اس کی قدریں بھی طے کی گئی تھیں۔ وہ آزمائش تو ہائی اسکول کے طلبا سے بڑی عمر کے گروپ کے لیے بنائی گئی تھی۔

یوں ہر آزمائش کے حاصل شدہ نمبرات وضع کرنے کے لیے قدروں کو طے کرنا اور اس کی تشریح کرنا نہایت ضروری اور اہمیت کا حامل ہے۔

معروضیت : آزمائش لینے والے فرد اور جوابوں کی جانچ کرنے والے فرد کی کسی بھی قسم کی ذاتی فکر، نظریے یا تعصّبات کے بغیر مارکنگ کی جائے تو اسے معروضیت کہتے ہیں۔کوئی بھی معروضی جانچ محقق کی خواہشات یا تعصب بغیر کی ہونی چاہیے۔محقق اپنی تحقیق کے دوران جو جیسا ہے اس کا ویسا ہی اظہار کرے اسے معروضی جانچ کہتے ہیں۔نفسیاتی آزمائشوں میں شامل باتیں اور آزمائش کی مارکنگ معروضی ہونا اشد ضروری ہے۔

صحت مندی : آزمائش افراد کے جن کردار کے نمونے کی پیمائش کرنے کے لیے تیار کی گئی ہو اس کردار کے صرف اسی پہلو کی پیمائش کرے تو وہ آزمائش صحت مند ہے ایسا کہا جاسکتا ہے۔

مثلاً طالب علم کی ریاضی قوت کی پیمائش کرنے والی آزمائش میں زیادہ نمبرات حاصل کرنے والے طالب علم کے اسکولی امتحان میں ریاضی میں کم مارکس حاصل ہوں تو ریاضی آزمائش معتبر نہیں کہی جاسکتی۔

ہم نے دیکھا کہ نفسیاتی آزمائش کردار کے نمونے کی پیمائش کرتی ہے ایسے ہر قسم کے کردار کے نمونوں کی پیمائش کرنے کے لیے مختلف آزمائشوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

- **معتبریت :** معتبریت یعنی آزمائش کے نتائج میں یکسانیت یا تشکیل۔

اناسٹسی کی رائے کے مطابق کوئی ایک آزمائش یا اس جیسی دوسری آزمائش جو ایک ہی فرد یا گروپ کو دی جائے اور ہر بار ان کے نتائج ایک جیسے حاصل ہوں تو ایسی آزمائشوں کو معتبر آزمائش کہا جاسکتا ہے۔

مثلاً، امیت کا ذہانتی ہندسہ جانچنے کے لیے ایک آزمائش ایک مہینہ قبل لی جائے تب اس کا ذہانتی ہندسہ 110 آیا اس کے تقریباً ایک مہینے کے بعد وہی آزمائش لی جائے اور امیت کا ذہانتی ہندسہ اس میں بھی 110 کے آس پاس ہی رہے تو ایسی آزمائشیں معتبر کہلائیں گی۔

مشق

1. **درج ذیل سوالات کے جواب تفصیل سے لکھیے :**

(1) باقاعدہ مشاہدہ طریقہ، اس کے فوائد اور حدود لکھیے۔

(2) میدانی مشاہدہ یعنی کیا؟ نفسیات میں اس کی اہمیت واضح کیجیے۔

(3) شخص تاریخ طریقہ سمجھائیے۔

(4) تجرباتی طریقہ سمجھائیے۔

(5) سوالنامہ طریقہ سمجھائیے۔

2. **مختصر نوٹ لکھیے :**

(1) اشتراکی مشاہدہ یا تقابلی مشاہدہ

(2) طویل مدتی طریقہ یا ہم عصر طریقہ

(3) تجربہ کی خصوصیات

(4) انٹرویو طریقہ کے فوائد اور حدود

(5) نفسیاتی آزمائش کی خصوصیات

3. **درج ذیل سوالات کے دو تین جملوں میں جواب لکھیے :**

(1) مشاہدہ یعنی کیا؟

(2) مشاہدہ کے طریقہ کی مختلف اقسام لکھیے۔

(3) اشتراکی مشاہدہ کی ضروریات لکھیے۔

(4) تجربہ کی تعریف لکھ کر اس کی تشریح کیجیے۔

(5) تجربہ میں اعادہ کی اہمیت کیا ہے؟

(6) متغیرات کی اقسام لکھیے۔

(7) انٹرویو طریقہ کی تعریفات لکھیے۔

(8) معتبریت یعنی کیا؟

(9) آزمائشوں کی قدروں کی وضاحت کیجیے۔

(10) نفسیاتی آزمائشوں کی اہمیت لکھیے۔

4. **درج ذیل سوالات کے ایک - دو جملوں میں جواب لکھیے :**

(1) داخلی مشاہدہ طریقہ یعنی کیا؟

(2) باقاعدہ مشاہدہ طریقہ میں استعمال ہونے والے آلات کے نام لکھیے۔

(3) دو افراد کا موازنہ کرنے کے لیے مستعمل طریقہ کا نام لکھیے۔
(4) ایک ہی گروپ کا مسلسل اور لمبے عرصہ تک کیے جانے والے مطالعہ کو کیا کہتے ہیں؟
(5) آزاد متغیر کی تعریف لکھیے۔
(6) تجربہ اگر مناسب طریقہ سے منضبط نہ ہوا ہو تو اس میں کیا ہوسکتا ہے؟
(7) سوالنامہ طریقہ میں سوالنامہ کے اقسام کن بنیاد پر بنائے گئے ہیں؟
(8) انٹرویو کی اقسام لکھیے۔
(9) نفسیاتی آزمائش کی اناسٹسی کے ذریعہ دی گئی تعریف لکھیے۔
(10) معتبریت یعنی کیا؟

5. **ذیل کے سوالات میں دیے گئے متبادلات میں سے مناسب متبادل پسند کرکے لکھیے :**

(1) فرد اپنے میں دروں ہوکر اپنے ذہنی اعمال کا مشاہدہ کس طریقے سے کرتا ہے؟
(a) اشتراکی مشاہدہ (b) باطنی مشاہدہ (c) میدانی مشاہدہ (d) باقاعدہ مشاہدہ

(2) فطری مشاہدہ طریقہ کی حدود کو دور کرنے کے لیے چند ٹیکنیکل آلات کا استعمال کس طریقہ میں کیا جاتا ہے؟
(a) باطنی مشاہدہ (b) میدانی مشاہدہ (c) اشتراکی مشاہدہ (d) باقاعدہ مشاہدہ

(3) مخصوص گروپ کے ضمن میں معطیات کم ہوں تو مکمل معطیات حاصل کرنے کے لیے مشاہدہ کار اس گروپ کا رکن بن کر کس طریقہ کے ذریعہ معطیات حاصل کرتا ہے؟
(a) اشتراکی مشاہدہ (b) باقاعدہ مشاہدہ (c) باطنی مشاہدہ (d) میدانی مشاہدہ

(4) وقت بچانے کی غرض سے یکساں اختصامی نمبرات والے تجربہ کے لیے جانے والے افراد کا ایک ساتھ مطالعہ کیا جائے تو اس مطالعہ کو کونسا مطالعہ کہتے ہیں۔
(a) طویل مدتی (b) باقاعدہ (c) ہم عصر (d) تقابلی

(5) جس پر تجربہ کیا جارہا ہو ایسے ایک ہی فرد پر لمبے عرصہ تک کیا جانے والا مطالعہ کونسا ہے؟
(a) ہم عصر (b) طویل مدّتی (c) اشتراکی (d) تقابلی

(6) کس مطالعہ طریقہ میں فرد کے ماضی اور حال کے مطالعہ پر سے مستقبل کے ضمن میں راہنمائی کی جاسکتی ہے؟
(a) طویل مدتی (b) شخصی تاریخ (c) ہم عصر (d) مشاہدہ

(7) روبرو ملاقات کس مطالعہ طریقہ میں کی جاتی ہے؟
(a) مشاہدہ (b) اشتراکی (c) سوالنامہ (d) انٹرویو

(8) آزمائش لینے کی یکسانیت کو کیا کہتے ہیں؟
(a) قدریں (b) معتبریت (c) معروضیت (d) معیاریت

(9) نفسیاتی آزمائش کے نتائج کا تسلسل یعنی کیا؟
(a) صحت مندی (b) معتبریت (c) قدریں (d) معروضیت

(10) تحقیق کی کسی بھی قسم کے تصبات، ذہنی نظریات بغیر کی مارکنگ کو کیا کہا جاسکتا ہے؟
(a) معتبریت (b) معروضیت (c) صحت مندی (d) قدریں

●

3 انسانی نشو ونما

عام طور پر انسانی زندگی کو اس کی پیدائش سے شروع کر کے اس کی موت تک شمار کرتے ہیں۔ اس عرصہ کے دوران ہونے والی نمو، نشو ونما اور پختگی پر توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ لیکن انسانی پیدائش ہی نمو، نشو ونما اور پختگی کا نتیجہ ہے۔ انسانی زندگی کا آغاز بطنِ مادر میں حمل کی تشکیل سے پاتا ہے۔ حمل کی تشکیل سے پیدائش تک کا عہد بھی ایک عہد ہے۔ نمو کے نشو ونمائی عمل کا یہ سب سے اول نہایت اہم مقام ہے۔ چنانچہ نموی نشو ونما کے عمل کو سمجھنے کے لیے اسے ماقبل پیدائش کا عہد، عہد شیر خواری، عہد طفلی، عہدِ شباب، عہدِ بلوغ، عہد مابعد جوانی، عہد ضعیفی یوں مختلف نشو ونما کے عہدوں میں منقسم کیا جاتا ہے۔ ہر عہد کی اپنی ذاتی خصوصیات ہیں۔

نشو ونما ایک مسلسل عمل ہے۔ اس عمل کو سمجھنے کے لیے تین بنیادی ستون ہیں: نمو، نشو ونما اور پختگی۔ یہاں ہم ان کا تفصیلی مطالعہ کریں گے۔

نمو یعنی کیا؟

نمو شکل، جسامت اور وزن جیسے جسمانی اعضا میں ہونے والا اضافہ ہے۔ عام طور پر اس کا میدان - پیائش کے لائق تبدیلیوں تک محدود ہے۔

''نمو یعنی جسم کی جسامت، شکل اور بناوٹ میں ہونے والی تبدیلیاں''

-کرو اور کرو

''نمو کو جسمانی تبدیلیوں میں دیکھا جاسکتا ہے لہٰذا نمو یعنی خلیات کی کثرت۔''

-فرینڈ

ایلیزابیتھ ہرلوک کی رائے کے مطابق بچہ جنم سے پختگی حاصل کرے تب تک سر میں دُگنا، چھاتی میں ڈھائی گنا، دھڑ میں تین گنا، ہاتھ میں چار گنا اور پیر میں پانچ گنا اضافہ ہوتا ہے۔

یہ تبدیلی متناسب ہونے کے سبب انسان کی شکل وصورت میں مشابہت اور مماثلت نظر آتی ہے۔ ہر ایک عضو اور ضمنی عضو کی نمو اس عضو کے تناسب میں ہوتی ہے۔ ہم بیرونی جسمانی اعضاء کی پیائش کر سکتے ہیں۔ نمو متناسب ہونے کے سبب اونچے فرد کے ہاتھ چھوٹے نہیں ہوتے یا بونے فرد کے ہاتھ پیر لمبے نہیں ہوتے۔ نیز ہاتھ کی نمو ناک کے برابر نہیں ہوتی اور پیر کی نمو سر کے برابر نہیں ہوتی۔ اگر آنکھ یا ناک کی نمو پیر کے برابر ہوتی تو انسان کیسا نظر آتا! اس کا محض تصور ہی کیا جاسکتا ہے۔ بعض اوقات داخلی رطوبتوں کے غدود کا فرار بے قاعدہ ہونے کے سبب نشو ونما میں رکاوٹیں پیدا ہوتی ہیں اور اس کی وجہ سے جسم کی اونچائی، موٹائی، سر کا چھوٹا- بڑا ہونا وغیرہ قسم کی غیر معمولیت پیدا ہوجاتی ہے۔

یوں اگر دیکھا جائے تو نمو، نشو ونما اور پختگی ایک دوسرے پر دارومدار رکھتے ہیں۔ نمو کے بغیر نشو ونما ممکن نہیں ہوتی۔ نشو ونما کے بغیر پختگی ممکن نہیں ہوتی نیز پختگی کے بغیر نمو بھی ممکن نہیں ہوتی۔ اس طرح نمو، نشو ونما اور پختگی دائری اور ایک دوسرے پر منحصر اعمال ہیں۔ یہ اعمال یکے بعد دیگر نہیں ہوتے بلکہ ساتھ ہی ساتھ ایک دوسرے کے تعلق میں ہوتے ہیں۔ مثلاً بچے کے بیٹھنے کے عمل میں پہلے بچہ پھسلنا سیکھتا ہے اور بعد میں بیٹھنے کی کوشش کرتا ہے، اس ہر عمل میں نمو، نشو ونما اور پختگی بھی ہوتی ہے اور یہ تبدیلی بچے کے اعمال کے ذریعے نمایاں ہوتی ہے۔ جسمانی اعضاء میں ہونے والی نمو کے تناسب میں دماغ کی بھی نمو ہوتی ہے یعنی کہ جسمانی اور ذہنی نشو ونما متوازن طور پر ہوتی ہے۔

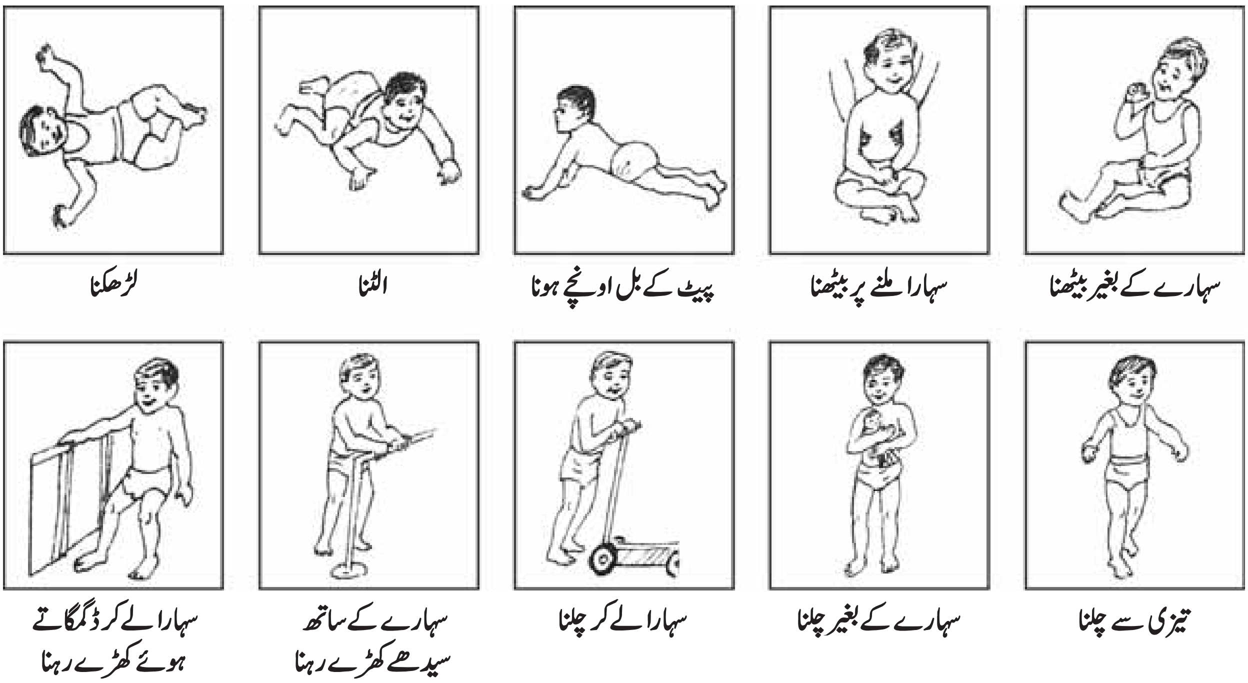

3.1 نمو اور نشو ونما

مختصراً نمو جسمانی نشو ونما کا دوسرا نام ہے۔ حمل ٹھہرنے سے ہی نمو کا عمل شروع ہوجاتا ہے۔ نمو پوری زندگی چلنے والا عمل نہیں ہے۔ 19-18 سال تک کی عمر میں یہ کامل سطح تک پہنچ جاتا ہے۔ کہاوت مشہور ہے (سوڑے سان اَنے وِیسے وان) یہ کہاوت یہاں بامعنی ثابت ہوتی ہے۔ نمو کو اعضائی تبدیلیوں میں دیکھا جاسکتا ہے۔ نمو کو بغیر کسی امداد کے آنکھوں کے ذریعہ دیکھا جاسکتا ہے۔ وزن، جسامت اور شکل میں ہونے والی تبدیلیوں کی نوٹ کی جاسکتی ہے۔ نمو فطری اور بالکل سہل عمل ہے، بڑے پیمانے پر نمو کا انحصار ورثہ پر ہے، نمو کی پیمائش آسان ہے، نمو نشو ونما کا ایک جزو ہے۔

نشو ونما یعنی کیا؟

فرد کے حیطۂ حیات کو سمجھنے کے لیے نمو کے بعد کا یہ دوسرا مرحلہ ہے۔ لغت کے مطابق نشو ونما یعنی بڑھنا لیکن نفسیات کے میدان میں نشو ونما یعنی فرد کی جسمانی نمو کے علاوہ دیگر پہلوؤں میں تبدیلی۔ فرد کی جسمانی نشو ونما ہونے پر دماغ کی مدد سے ماحول کے ساتھ باطنی اعمال کرکے حالات پر قابو حاصل کرے یا خود کو اس کے مطابق ڈھال لے، یہ اس کی نشو ونما کا اظہار ہے۔ مثلاً ہاتھ کی جسامت بڑھنے پر اس کے ذریعہ ضروری اور مناسب شے کو پکڑنا، چھوڑنا وغیرہ بھی نشو ونما کا نتیجہ ہے۔ اس کے علاوہ دوسری مثال لیں، دماغ کی نمو ہونے پر یادداشت، خیال، گمان، تخیل یا منطق جیسی ذہنی قوتوں کا کھلنا بھی نشو ونما کا مظہر ہے، ایسا بھی کہا جاسکتا ہے۔ یوں بھی کہا جاسکتا ہے کہ نشو ونما یعنی جسم میں ہونے والی کیمیاوی تبدیلیوں کی وجہ سے مختلف باتوں میں ہونے والی تبدیلی۔ نمو اور نشو ونما کی عہد حمل کے ٹھہرنے سے ہی ہوتی ہے، کچھ عمر کے بعد نمو رک جاتی ہے۔ جب کہ نشو ونما ہر دم چلنے والا عمل ہے، وہ نمو کے مطابق ہوتا ہے۔ نمو کی وجہ سے حاصل ہونے والی مہارتیں ہی نشو ونما ہیں۔

نشو ونمائی نفسیات داں ایلیز ابیتھ ہرلوک نے نشو ونما کی تعریف اس طرح بیان کی ہے:

''نشو ونما کیفی یا کیفیتی تبدیلی ہے۔ پختگی کے مقصود کی جانب لے جانے والی مرتب، باقاعدہ اور متحرک تبدیلی یعنی نشو ونما''۔

اسکینر نشو ونما کی تعریف یوں کرتا ہے:

''نشو ونما کا عمل مرتب بھی ہے اور مسلسل چلنے والا عمل ہے''۔

کرو اور کرو کی رائے کے مطابق ''پورے جسمانی نظام میں رونما ہونے والی تبدیلی یعنی نشو ونما''۔